صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 14 مئی 2012ء بمطابق 22 جمادی الثانی 1433 ہجری بعد از دوپہر چار بجکر تیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

أَعُوذُ بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّيْطَـٰنِ ٱلرَّجِيمِ۔ بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

وَلْتَكُن مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى ٱلْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِٱلْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ ٱلْمُنكَرِ ۚ وَأُو۟لَـٰٓئِكَ هُمُ ٱلْمُفْلِحُونَO وَلَا تَكُونُوا۟ كَٱلَّذِينَ تَفَرَّقُوا۟ وَٱخْتَلَفُوا۟ مِنۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ ٱلْبَيِّنَـٰتُ ۚ وَأُو۟لَـٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌO يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ ۚ فَأَمَّا ٱلَّذِينَ ٱسْوَدَّتْ وُجُوهُهُمْ أَكَفَرْتُم بَعْدَ إِيمَـٰنِكُمْ فَذُوقُوا۟ ٱلْعَذَابَ بِمَا كُنتُمْ تَكْفُرُونَO وَأَمَّا ٱلَّذِينَ ٱبْيَضَّتْ وُجُوهُهُمْ فَفِى رَحْمَةِ ٱللَّهِ هُمْ فِيهَا خَـٰلِدُونَO تِلْكَ ءَايَـٰتُ ٱللَّهِ نَتْلُوهَا عَلَيْكَ بِٱلْحَقِّ ۗ وَمَا ٱللَّهُ يُرِيدُ ظُلْمًا لِّلْعَـٰلَمِينَ۔ صَدَقَ ٱللَّهُ ٱلْعَظِيمُ۔

(ترجمہ): اور تم میں ایک جماعت ایسی ہونا ضرور ہے کہ خیر کی طرف بلایا کریں اور نیک کام کے کرنے کو کہا کریں اور بُرے کاموں سے روکا کریں اور ایسے لوگ پورے کامیاب ہونگے۔ اور تم لوگ ان لوگوں کی طرح مت ہو جانا جنھوں نے باہم تفریق کر لی اور باہم اختلاف کر لیا ان کے پاس احکامِ واضحہ پہنچنے کے بعد اور ان لوگوں کیلئے سزائے عظیم ہو گی۔ اس روز کہ بعضے چہرے سفید ہو جاویں گے اور بعضے چہرے سیاہ ہونگے سو جن کے چہرے سیاہ ہو گئے ہونگے (ان سے کہا جاوے گا) کیا تم لوگ کافر ہوئے تھے اپنے ایمان لانے کے بعد سو سزا چکھو بسبب اپنے کفر کے۔ اور جن کے چہرے سفید ہو گئے ہونگے وہ اللہ کی رحمت میں ہونگے وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی آیتیں ہیں جو صحیح صحیح طور پر ہم تم کو پڑھ کر سناتے ہیں اور اللہ تعالیٰ مخلوقات پر ظلم کرنا نہیں چاہتے۔ وآخِرُ الدَّعْوَانا أَنِ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَـٰلَمِينَ۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔ 'کوئسچنز آور' -----

ملک قاسم خان خٹک: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: د 'کوئسچنز آور' نه پس جی۔

ملک قاسم خان خٹک: پیر محسن شاه صاحب د پاره دعائے مغفرت وکړئ چې وروستو ورځو کښې هغوی شهید کړې شوی دی۔

جناب سپیکر: جی یہ معزز رکن صاحب نے جو، مولانا صاحب کا کیانام ہے؟

ملک قاسم خان خٹک: پیر سید محسن شاہ۔

جناب سپیکر: پیر سید محسن شاہ، ان کیلئے دعائے مغفرت کی جائے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر! یونس الٰہی سیٹھی صاحب کیلئے بھی دعائے مغفرت کروائیں۔

جناب سپیکر: آپ اٹھیں نا؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: وہ بھی انتقال کر چکے ہیں۔

ملک قاسم خان خٹک: دوئ د پاره دعا وکړئ جی۔

جناب سپیکر: دعا کوم۔ منور خان! تاسو ورله دعا وکړئ جی۔ منور خان صاحب! دعائے مغفرت کریں، یہ یونس الٰہی سیٹھی صاحب کیلئے بھی اور جو مولانا صاحب شہید ہوئے ہیں، ان کیلئے بھی۔

(اس مرحلہ پر دعائے مغفرت کی گئی)

جناب سپیکر: اللہ مغفرت دے۔

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

جناب سپیکر: مفتی کفایت اللہ صاحب-----

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر! یہ بہت ہی Important Question ہے اور-----

جناب سپیکر: نہیں، مفتی صاحب بھی نہیں ہیں اور ڈیپارٹمنٹ کے شہزادوں نے بھی کچھ، یہ ذرا دیکھیں۔

(قطع کلامیاں)

آوازیں: سر، بہت زیادہ Important Question ہے۔

جناب سپیکر: وددیرئ جی درکومه خو، یہ ڈیپارٹمنٹ کو تو سختی سے پہلے بھی کئی دفعہ ہم وہ کر چکے ہیں لیکن ان کو شاید پتہ نہیں ہے کہ Non submission of reply to the House is

violation of rules and constitute breach of privilege،اب ڈیپارٹمنٹ کے کون کون بیٹھے ہیں؟

(شور)

<u>جناب سپیکر:</u> یہ سنیں۔۔۔۔۔

<u>جناب منور خان ایڈوکیٹ:</u> یہ بہت ہی اہم سوال ہے لیکن اس کا جواب محکمہ نے نہیں بھیجا، جبکہ وزیر صاحب بھی موجود نہیں ہیں تو یہ تو جناب سپیکر۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> وہی میرے نوٹس میں ہے، میں دیکھ رہا ہوں جی، سب میرے نوٹس میں ہیں۔ان کو سخت نوٹس دیا جائے،Definitely, definitely یہ بھی آ جائیں گے۔یہ دوسرا کس کا ہے، کس ڈیپارٹمنٹ کا ہے؟

<u>آوازیں:</u> یہ دونوں ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے کوئسچنز ہیں۔

<u>جناب سپیکر:</u>ان کا کیا،وہ کیا کہتے ہیں؟ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کا تو آوے کا آوا ہی بگڑا ہوا ہے۔

<u>جناب عنایت اللہ جدون:</u>یہ تیسرا بھی مفتی صاحب کا ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> یہ تیسرا بھی؟ جی لاء منسٹر صاحب، تاسو خو بہ پہ دې سلسله کښې څه وئیل غواړئ؟

<u>بیرسٹر ارشد عبداللہ(وزیر قانون):</u> داسې ده جې چې زه خو، Let's be honest about it، زه خو داسې بريف شوے نه يم نن د هيلتھ اړخ نه خو دا وئيلے شم، بعض اوقات داسې Normally خومره چې Replies راځی In time راځی، نو د دې خو لګه داسې ما ته څه Specific information نشته خو که لږ ډير کله نه کله ليټ شو نو د هغې د پاره معذرت غواړو د ګورنمنټ سائډ نه، هيلتھ ډيپارټمنت سائډ نه، او Normally داسې نه وی، دا کله کله پکښې داسې پرابلم اوشی۔

<u>جناب سپیکر:</u> څه ټھيک شوه جې خو دا د غفلت مظاهره کوی جې، دا خو د اسمبلئ Breach of privilege کښې راځی۔ جی انور خان، څه؟ ودريږه دا مياں صاحب هم راغے، مقدم صاحب زمونږ رااورسيدو۔ مفتی کفايت الله صاحب، سوال نمبر؟ مفتی صاحب نشته؟ بل سوال مفتی کفايت الله صاحب،څه ديکښې هم

جواب نشته۔ This is kept pending، دا مخبنکینے هم پینډنګ شو او مفتی صاحب هم نشته، د ډیپارټمنټ جواب هم نشته۔

<u>جناب سپیکر:</u> Again مفتی کفایت الله صاحب، د Prisons باره کښې چې کوم کوئسچن دے-----

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> جناب سپیکر! دیکښې زه څه وئیل غواړم که تاسو اجازت را کوئ؟

<u>جناب سپیکر:</u>'مؤور' نشته نو، نه نو'مؤور' نشته نو که تاسو پکښې څه وئیل غواړئ؟

* 04 ۔<u>مفتی کفایت اللہ (سوال محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی نے پیش کیا):</u> کیاوزیر داخلہ از راہ کرم ارشادفرمائیں گے کہ:

(الف) صوبے کے تمام جیلوں میں خطرناک(اشتہاری) مجرم پابند سلاسل ہیں جن کی اخلاقی تربیت کی ذمہ داری حکومت پر عائد ہوتی ہے;

(ب) اگر(الف)کاجواب اثبات میں ہوتو:

(i) صوبے کے مختلف جیلوں میں کتنے (اشتہاری) مجرم پابند سلاسل ہیں اور حکومت نے ان کی اخلاقی تربیت کیلئے کون کونسے اقدامات کئے ہیں، نیز سال 11-2010 کے دوران کل کتنے خطرناک قیدی جیل سے فرار ہوئے ہیں، سب کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) ڈسٹرکٹ جیل مانسہرہ میں کتنے خطرناک مجرم پابند سلاسل ہیں، ان کے نام، ولدیت، رہائش اور جرم کی تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>میاں نثار گل کاکاخیل(وزیر جیلخانہ جات):</u> (الف) جی ہاں۔

(ب) (i) صوبے میں کل 23 جیل موجود ہیں جن میں 1083 دہشتگرد اور 161 سزائے موت کے قیدی موجود ہیں۔ تقریباً تمام جیلوں میں قیدیوں و حوالاتیوں کی اصلاح کی بھرپور کوشش کی جارہی ہے۔ ہمارے صوبے میں تمام سنٹرل جیل، ڈسٹرکٹ اور سب جیلوں میں دینی اساتذہ کا سرکاری سطح پر تقرر کیا گیا ہے اور انہی اساتذہ کی زیر نگرانی ٹرسٹ جمعیت تعلیم القرآن (غیر سرکاری تنظیم) کے نمائندگان ان جیلوں میں قیدیوں اور حوالاتیوں کو ترجمہ قرآن مجید، حفظ و ناظرہ قرآن کی باقاعدہ تعلیم دی جاتی ہے

جس میں بہت سے قیدی مستفید ہوئے ہیں، نیز 11-2010 کے دوران کل چار قیدی اور ایک زنانہ حوالاتی فرار ہوئے ہیں۔(تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

(ii) ڈسٹرکٹ جیل مانسہرہ میں موجود تقریباً 12 خطرناک قیدی پابند سلاسل ہیں۔(تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)

Mr. Speaker: Supplementary question, any supplementary?

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، په دیکښې مفتی صاحب دا وئیلی دی چې صوبې کښې چې څومره جیلونه دی، دیکښې اشتهاری ملزم، میں اتنی زیادہ تفصیل میں نہیں جاؤں گی لیکن یہ پوچھنا چاہوں گی، منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں کہ اس جیل کو خود میں نے، شازیہ طہماس اور ہمارے شاہ حسین صاحب نے وزٹ کیا تھا۔اس میں جناب سپیکر صاحب، خطرناک سے خطرناک قیدیوں کے پاس موبائل بھی ہوتے ہیں،ان کو گھر سے کھانے پینے کا تمام سامان بھی آتا ہے۔منسٹر صاحب! مجھے یہ بتایا جائے کہ اگر جیل میں ایک خطرناک قیدی ہے اور گھر سے اس کو کھانے پینے کا سامان بھی آتا ہے اور اس کو ساری Facilities ملتی ہیں،انکو"بی"کلاس میں بھی رکھا جاتا ہے،ان کے پاس موبائلز بھی ہوتے ہیں تو پھر ایسے قیدیوں کو وہاں پر رکھنا اور ساتھ ہی جناب سپیکر صاحب، میرے علم میں یہ بات ہے کہ وہاں پر اس پشاور جیل میں اور ایک دو اور جیلیں ہیں جن میں کہ دہشتگرد بھی ہیں اور ان کے پاس باقاعدہ موبائلز بھی ہیں جناب سپیکر صاحب۔کیا یہ وزیر صاحب مجھے اس بات کا جواب دیں گے؟

Mr. Speaker: Honourable Minister for Prisons, ji.

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب! زما پکښې یو سوال دے سپلیمنٹری۔

جناب سپیکر: جی ثاقب اللہ خان، سپلیمنٹری۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ډیره مهربانی، جناب سپیکر صاحب۔ دیکښې ما یو سوال چې کوم د (ب) جز (i) سوال دے جی، په هغې کښې چې دوئ دا د اخلاقی تربیت د پاره کوم کوم کورسونه دی، هغې کښې یو خو ناظره او قرآن مجید، زه دا تپوس کوم جی چې په جیلونو کښې نور د تربیت د پاره، ووکیشنل ټریننګ د پاره

د هغوی کوم، دینی تعلیم خو روان دے او د نیاوی تعلیم د پاره دیکښې کوم کوم تربیتونه کیږی او هغه تا سو کوم Categories prisoners له ور کوئ جی؟

جناب سپیکر: جی محترم میاں نثار گل صاحب۔

میاں نثار گل کاکاخیل (وزیر جیلخانہ جات): شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، ہماری نگہت اورکزئی صاحبہ نے جس طرف اشارہ کیا موبائل فون کے متعلق، بالکل یہ میں مانتا بھی ہوں کہ جیلوں میں موبائل فون بند تھے اور بند بھی ہیں لیکن موبائل سر بہت چھوٹی سی چیز ہوتی ہے۔ ہم نے، صوبائی حکومت نے مرکز کو لکھا لیکن ہمیں بد قسمتی سے چار پانچ مہینے پہلے این او سی نہ مل سکی کہ آپ لوگ، ہم جیمرز لگانا چاہتے تھے سارے جتنے بھی جیل ہیں تو ان میں ہم جیمرز لگا دیں لیکن ابھی شکر الحمد للہ ہمیں تقریباً پندرہ بیس دن ہو گئے این او سی مل گئی ہے۔ اس کیلئے حکومت نے تین یا چار کروڑ روپے بھی ریلیز کر دیئے ہیں، ٹینڈرز ہو رہے ہیں تو سارے جتنے بھی ہمارے جیل ہیں، ان میں جیمرز لگ جائیں گے جس سے موبائل کی لعنت ختم ہو جائے گی ان شاء اللہ وتعالیٰ اور باقی آپ نے جو سوال کیا کھانے کے متعلق، شکر الحمد للہ اس حکومت نے، پہلے آپ جیلوں میں دیکھتے تھے کہ جو بھی کھانا مل رہا تھا، ہم تو اچھے سے اچھا کھانا دے رہے ہیں لیکن ہو سکتا ہے کہ کوئی قیدی اندر پکانا چاہے تو یہ بھی ان کو اجازت ہے کہ اگر وہ اندر، کیونکہ ہم نے 'شاپس' بھی کھلوائی ہیں، ان سے وہ خرید سکتے ہیں اور پکا سکتے ہیں لیکن جیلوں میں اپنا کھانا بالکل ٹھیک ٹھاک ہے اور دوسری طرف ثاقب اللہ چمکنی صاحب نے جس طرف اشارہ کیا سر، بات یہ ہے کہ ہمارے ساتھ پرانا سسٹم تھا، جو کھڈی سسٹم تھا جیلوں میں، لیکن ابھی آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ نے، 'سپیشلی' انڈسٹریز ڈیپارٹمنٹ نے ہمارے لئے دو پراجیکٹس اس اے ڈی پی میں ہیں، وہ سنٹرل جیلوں میں کھلوا رہے ہیں جس میں جتنے بھی لوگ ہیں اور ابھی تقریباً پندرہ بیس دن پہلے میری ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ میٹنگ ہوئی تھی کہ ہم Skilled لوگوں کو پیدا کر سکیں، جس طرح ورکشاپ، ہنڈا ورکشاپ ہو، موٹر سائیکل والے میکینک لوگ ہوں، ان شاء اللہ وتعالیٰ اس پر ہمارے پراجیکٹس ہیں، بہت جلد ہم سنٹرل جیلوں میں کھلوائیں گے جس سے لوگوں کو تربیت ملے گی اور دوسری بات آپ نے 'بی' کلاس کے متعلق کہی، ایسی کوئی بات نہیں ہے 'بی' کلاس ہوم ڈیپارٹمنٹ باقاعدہ پروسیجر سے الاٹ کرتا ہے۔ اگر ایسا کوئی قیدی آپ کے علم میں ہو تو مجھے نشاندہی کریں، ان شاء اللہ وتعالیٰ ہم اس کے متعلق اقدامات کریں گے۔

جناب سپیکر: شکریہ میاں صاحب۔ Again مفتی کفایت اللہ صاحب، سوال نمبر 05، Not present, it lapses، کوئی نہیں کر رہا ہے تو، Again مفتی کفایت اللہ صاحب، وہ اتنی محنت کرتا ہے، اتنی زیادہ، وہ ٹھیک ٹھیک کوئسچنز بھی بھیجتا ہے لیکن پھر غیر حاضر ہو جاتا ہے۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: انکو نوٹس دینا چاہیئے تھا کہ ان کے محکمہ صحت کے متعلق سوالات ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ ممبر صاحب کا، شاید ان کو نوٹس ہمارے رولز میں نہیں ہے نا، ممبرز کیلئے نوٹس نہیں ہے-----

جناب عبدالستار خان: جناب سپیکر! اس پر میرا ایک ضمنی سوال ہے، اگر اجازت دیں تو-----

جناب سپیکر: سوال نمبر بتائیں؟

جناب عبدالستار خان: سوال نمبر 6۔

جناب سپیکر: جی۔

* 06 _ مفتی کفایت اللہ (سوال جناب عبدالستار خان نے پیش کیا): کیا وزیر داخلہ از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا محکمہ ہذا اسلحہ لائسنس کا اجراء کرتا ہے؛

(ب) آیا بعض اسلحہ لائسنس کا اجراء ضلع سے اور بعض کا اجراء صوبے سے ہوتا ہے؛

(ج) کس درجے کے اسلحے کا لائسنس صوبے سے ہوتا ہے اور کس قسم اسلحے کے لائسنس کا اجراء ضلع سے ہوتا ہے؛ تفصیل فراہم کی جائے؛

(د) ملکی سطح پر اسلحہ ساتھ لے جانے کی ضرورت ہو تو طریقہ کار کی وضاحت کی جائے؟

میاں نثار گل کاکاخیل وزیر (جیلخانہ جات): (الف) محکمہ داخلہ و قبائلی امور خیبر پختونخوا فی الوقت کسی بھی اسلحے کے لائسنس کا اجراء نہیں کرتا۔

(ب) صوبے کے ضلعی رابطہ افسران صرف صوبے کی سطح پر NPB اسلحہ کے لائسنسز جاری کرنے کے مجاز ہیں۔

(ج) NPB اسلحہ کے لائسنسز کا اجراء صرف ضلعی رابطہ افسران کرتے ہیں اور صوبے کی سطح پر کسی بھی قسم کے اسلحہ لائسنس کا اجراء محکمہ داخلہ نہیں کرتا۔

(د) وزارت داخلہ حکومت پاکستان فی الوقت آل پاکستان اسلحہ لائسنس کا اجراء کرتی ہے۔

جناب سپیکر: سپلیمنٹری ابھی بتائیں؟

جناب عبدالستار خان: جناب سپیکر، اس میں تو، جہاں تک ان سوالات کا تعلق ہے، اسمیں پوائنٹ آف آرڈر پہ کبھی آپ کی توجہ دلانا چاہتا تھا کہ عرصہ ایک سال سے مختلف میرے خیال میں، ممبران صاحبان ادھر بیٹھے ہیں، ہمارے سوالات ہیں، بہت اہم ایڈ جرنمنٹ موشنز ہیں، ہماری ریزولیوشنز ہیں، وہ ایجنڈے پہ نہیں آ رہی ہیں۔ ہمیں سیکرٹریٹ کی طرف سے یہ بتایا جارہا ہے کہ آپ Revival کریں، پھر اس کو Revive کرتے ہیں پھر وہ Lapse ہو جاتی ہیں۔ یہ ایک مسئلہ میرے تمام ممبران اسمبلی کو ہے۔ جو دو ممبران اسمبلی کے سوالات آتے ہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ بار بار آ کر اس کو Revive کرتے ہیں اور میرے دو سال سے پڑی ہوئی بہت اہم ریزولیوشنز اور سوالات اسمبلی سیکرٹریٹ میں پینڈنگ ہیں، لہذا اس میں قواعد کے تحت کہ جو ممبر اسمبلی پہلے 'موو' کرتا ہے اس کو پہلے ایجنڈے پر آنے کا حق حاصل ہے۔

جناب سپیکر: اصل میں جب Prorogation ہو جاتی ہے تو جتنے بھی کوئسچنز رہ جاتے ہیں، وہ Lapse ہو جاتے ہیں، آپ نے فریش کوئسچنز جمع کرنے ہوں گے۔

جناب عبدالستار خان: چار بار میں اپنی ریزولیوشنز کو Revive کر چکا ہوں۔

جناب سپیکر: رولز آپ کے بڑے کلیئر ہیں اس میں، تو آپ اس میں تھوڑی سی زحمت کیا کریں، وہ اس کی دوبارہ ایک کاپی ساتھ رکھا کریں، وہی کاپی ادھر بھجوایا کریں، خالی Date بدل دیا کریں۔ ابھی اس میں کوئی آپ کا سپلیمنٹری کوئسچن بتادیں۔

جناب عبدالستار خان: سوال ہے مفتی صاحب کا، اس میں انہوں نے Categorically کہا ہے کہ ضلع سے NP bore کے لائسنس کا اجراء ہوتا ہے، ہوم ڈیپارٹمنٹ سے کوئی لائسنس کا اجراء نہیں ہوتا ہے۔

<u>Mr. Speaker</u>: NP bore?

<u>Mr. Abdul Sattar Khan:</u> Non Prohibited Bore, NPB.

جناب سپیکر: ہاں۔

جناب عبدالستار خان: جو Prohibited bore ہیں سر، پہلے جو لائسنس کا طریقہ تھا، انٹیریئر منسٹری سے پرائم منسٹر، مطلب ہماری ریکویسٹ پہ وہ اس کی منظوری دیتا تھا اور اس کے مطابق وہ ڈیمانڈ نوٹ وغیرہ جو انٹیریئر منسٹری ہمیں اس کا لائسنس وہ کرتی تھی ہماری Recommendation پہ، کیا یہ کوئی انہوں نے طریقہ، اس وقت اتھارٹی کوئی ہے ہمارے صوبے میں، تاکہ Prohibited bore کا لائسنس اگر کوئی بندہ

حاصل کرنا چاہے تو اس کیلئے کسی طریقے سے ایک راستہ ہو؟ ہمیں تو جو بتایا جاتا ہے مرکز میں کہ آپ کو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، خالی سپلیمنٹری سوال پوچھیں، اس پہ تقریر نہ کریں۔ جی ملک قاسم خان۔

ملک قاسم خان خٹک: سپلیمنٹری مو دا دے چي اتھارھویں ترمیم سره مونږ ته دا اووئیلي شو چي دا اسلحه لائسنسونه به په صوبه کښې ایشو کیږي، هلته کښې چي مونږ څو د پرائم منسټر سیکرټریټ ته نو هلته دغه خبره کیږي۔ آیا حکومت صوبه خیبر پختونخوا څه اندازه ده چي کله به دلته کښې د Prohibited bore license اجراء کوی؟

جناب سپیکر: جی نگہت اورکزئی بی بی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! میرا بھی Same یہی کوئسچن ہے کہ ہمارا KPK جو ہے، وہ ہم لوگ جو ہیں تو مطلب ایسے حالات میں یہاں پہ بیٹھ رہے ہیں یا چل رہے ہیں، میں سمجھتی ہوں کہ آپ نے یہاں پہ ایک بات کی تھی کہ دس کی بجائے بیس Prohibited جو ہمیں لائسنس ہیں، وہ دیدیئے جائیں تو اس پہ ابھی تک مرکز نے کسی قسم کا کوئی عملدرآمد نہیں کیا بلکہ وہ دس والے جو ہیں، وہ بھی نہیں ملے ہیں۔

جناب سپیکر: جی جی، اسرار اللہ خان۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جو آپ کی کوشش سے، آپ کی کوشش سے ایک آدھ یا دو جو ملتے تھے، وہ ٹھیک ہے لیکن جو دس والے تھے، آپ نے کہا تھا کہ بیس ہو جائیں گے تو وہ نہیں ملے، بلکہ دس بھی نہیں ملے۔

جناب سپیکر: وہ تو ایک ذاتی کاوش سے میں نے آپ لوگوں کیلئے 800/600 تھے، کچھ ایسے لائسنس ایشو کروائے تھے، پھر اس کے بعد یہ ابھی لاء منسٹر صاحب بتائیں گے لیکن پہلے اسرار اللہ خان۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، یہ ایک انتہائی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: سپلیمنٹری۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جی سر، یہ انتہائی اہم سوال ہے اور میری وزیر قانون صاحب سے یہ گزارش ہے کہ اگر ہمیں یہ بتایا جائے کہ اٹھارہویں ترمیم کے بعد جو Devolution ہوئی کیونکہ اگر فیڈرل لیول پہ آپ چلے جائیں، وہ کہتے ہیں کہ پالیسی ہی نہیں ہے تو یا تو یہ Through resolution دوبارہ ان کو

اختیار دیدیں اور اپنی کوئی پالیسی بنالیں کیونکہ وہاں پہ بھی کام اس وجہ سے Stuck up ہے، وہ کہتے ہیں کہ جب اختیار ہی صوبے کے پاس چلا گیا تو کس قانون کے تحت ہم آپ کو دیں گے ؟

جناب عنایت اللہ خان جدون: پوائنٹ آف آرڈر، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی عنایت اللہ خان جدون صاحب! آپ کا بھی کوئسچن یہی ہے ؟

جناب عنایت اللہ خان جدون: جناب سپیکر! یہی بات میں بھی کرنا چاہتا تھا کہ یہ تو اٹھارہویں ترمیم کے بعد یہ بات صوبے کے پاس آ گئی ہے، اب تو وہ ختم ہو گئی ہے، بات۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر! اجازت دے جی ؟

جناب سپیکر: هم دا سوال دے که بل پکښي څه شته ؟

جناب منور خان ایڈوکیٹ: زۀ جي دا تپوس کوم چي دا صوبائی لائسنس چي کوم دی 'آل پاکستان' کول، دا ډی سی او صاحب کوی؟ دوئ پکښي جواب کښي "هاں" لیکلي دے خو چي هلته ډی سی او صاحب ته 'آل پاکستان' ورته او وائي نو دوئ وائی چي یره بهئ دا به داخله کوی نو دا د مونږ ته لږ پالیسی کلیئر کړی چي لا د هغه مونږ ته 'آل پاکستان' کړی یا دلته د کوی، خبره د کلیئر کړی۔

جناب سپیکر: جی آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: مہربانی جی۔ ایک تو یہ گزارش ہے کہ 'موؤر' نہیں ہوتا تو پھر مسئلہ یہ ہوگا کہ یہ کوئسچنز دوبارہ آئیں گے، اسمبلی میں دوبارہ پھر انکو Answer کرنا پڑے گا۔

جناب سپیکر: اصل میں جب یہ ہاؤس کی پراپرٹی ہو جاتی ہے تو ہر ممبر اس پہ اٹھ سکتا ہے، سپلیمنٹری کوئسچن وہ پوچھ سکتا ہے، یہ ایک رولز میں، دا سي د ه کنه امان الله خان! یہ پروسیجر ادھر ہے ؟

وزیر قانون: دوبارہ بھی آئیں گے یہ سوالات کہ نہیں بس Dispose of ہو جائیں گے ؟

جناب سپیکر: یہ سوالات کسی بھی وقت ممبر صاحب پوچھ سکتے ہیں۔

وزیر قانون: اچھا۔

(شور / قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: نہیں خیر ہے، ابھی جو انفارمیشن ہے، وہ Convey کریں ذرا۔

میاں افتخار حسین(وزیر اطلاعات): زهٔ دیکښي ضمنی تپوس هم کوم جی او سوال نه کوم دیکښي، نو په دیکښي بیا سیکرټری صاحب د اووائی چي څه پوزیشن دے چي دے به سوالونه هم وکړی او سوال به ژوندے هم وی۔ دوئ ضمنی تپوسونه وکړل، دوئ جواب هم ورکړو او سوال به ژوندے پاتي شی، دا به څنګه وی؟

جناب سپیکر: دا سوال خو بیا۔۔۔۔۔

وزیر اطلاعات: دا خو ختم شی۔

جناب سپیکر: نه سوال جواب چي اوشی کنه جی اوګورنمنټ جواب ورکړی، هغه بیا ختم شی۔

وزیر اطلاعات: بس سر داسي ده جی، بیا ټهیک ده۔

جناب سپیکر: نه نه جی، هغه خو دا چي دوئ سپلیمنټری سوال وکړی او نمبر واخلی هغه Reply consider شی، هغه خو بیا ختم شی جی۔ جی آنریبل لاء منسټر صاحب، پلیز۔

وزیر قانون: داسي ده جی چي یره دا ټهیک خبره ده چي یره 18th Amendment نه پس دا اختیارات صوبو ته راغلل خو بیا مطلب دا دے چي د دي ملک څه صورتحال دے، په دي باندي صوبو هم غور وکړو او بیا هغه د هر یو چیف منسټر یا چیف ایګزیکټیو باندي دومره پریشر د راتلو یو امکان وو چي لکه دا په زرګونو بیا ایم پی اے ګانو صاحبانو او یا نور داسي چي کوم مضبوط خلق دی، هر سړے به دغه غواړی نو بیا دا فیصله د ملک په انټرسټ کښي وشوه چي یره دا اختیار مونږ فی الحال دا Prohibited bore چي کوم دی، دا د هم مرکز ساتی او خدائے د وکړی چي مرکز یو داسي People Friendly Policy جوړه کړی چي هغي کښي زمونږ نمائندګانو ته هم څه نه څه کوټه موټه سسټم ملاؤ شی او د نور عام خلقو هم کار روان وی، نو فی الحال هغه پالیسی په دي باندي Finalize شوي نه ده خو دا د مرکز کار دے او ټولو صوبو ورله خپله دا رائے ورکړي ده چي یره مرکز د پري څه پالیسی جوړه کړی۔

جناب منور خان ایڈوکیټ: د 'آل پاکستان' باره کښي هم وائی۔

وزیر قانون: All Pakistan Non Prohibited Bore خو دلته کیدے شی کنه، هوم ډیپارټمنټ تاسو ته دوه کولے شی۔

جناب منور خان ایڈوکیټ: دیکښي دا دی چي صوبائی لائسنس چا ته ملاؤ وی کنه نو هغه 'آل پاکستان' جوړول غواړی نو تاسو جواب ورته ورکوئ چي ډی سی او صاحب به ئے ورکولے شی۔

وزیر قانون: جی جی، ډی سی او صاحب په Recommendation به هوم ډیپارټمنټ تاسو ته درکوی کنه چي تاسو هم Recommend کوئ که ډی سی او Recommend کوی یا Member of the Provincial Assembly recommend کوی-----

آوازیں: بیا هغه هوم ته ځی۔

وزیر قانون: هوم ډیپارټمنټ به بیا هغه 'آل پاکستان' کړی۔

جناب سپیکر: جی ملک قاسم خان صاحب۔

ملک قاسم خان خټک: منسټر صاحب ډیره خوږه خبره وکړه، هغوی دا وائی چي صوبو مرکز ته بیا اختیار ورکړو نو دا اټهارهویں ترمیم څه شو؟ میاں صاحب خو ډیر کوشش وکړو په دیکښي۔ جناب والا، په اټهارهویں ترمیم باندي بیا عملدرآمد، دا خو مطلب دا دے چي بیا مونږه خپله اختیار مرکز ته ورکوؤ، د اټهارویں ترمیم مو د عملدرآمد څه اوشو جی؟ ډیر مهربانی، مونږ ته خو دا وئیلی شوی دی چي دلته انتظام کیږی لګیا دے۔

وزیر اطلاعات: دا بعضي بعضي شے خو به جی د قاسم خان د ویري نه هلته ورکوي کنه، ګنی دي خو بیا توپه غواړی۔

(قہقہے)

جناب سپیکر: دا میاں صاحب! هغه Admissibility of Questions باره کښي لږ کلیئر کوؤ چي کله دیکښي "**41.** (l) It shall not repeat in substance any question already answered;" هغه ختم شی جی چي کوم یو جواب ورکړے

شی، هغه بیا نه Repeat کېږی، هغه ختم شی۔ جی آنریبل نور سحر صاحبه، کوئسچن نمبر؟

محترمہ نورسحر: کوئسچن نمبر54۔

جناب سپیکر: جی۔

* 54 _ محترمہ نورسحر: کیاوزیرداخلہ ازراہ کرم ارشادفرمائیں گے کہ:

(الف) حکومت حفاظتی اقدامات کی خاطر مختلف شخصیات کو ہوم گارڈاور Territorial Forces فراہم کرتی ہے؛

(ب) اگر(الف)کاجواب اثبات میں ہوتوگزشتہ چارسالوں کے دوران کن کن شخصیات کو کس وجہ سے مذکورہ فورسزدی گئی ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب امیرحیدرخان(وزیراعلیٰ) (جواب وزیرقانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) گزشتہ چارسالوں کے دوران جن شخصیات کوگارڈزفراہم کی گئی ہیں،انکی تفصیل درج ذیل ہے:

اضلاع	نام شخصیات جن کوگارڈفراہم کی گئی ہے	ہوم گارڈ	علاقائی فورس	سال	کس وجہ سے دی گئی
پشاور	غلام اسحاق خان سابق صدرپاکستان	2	—	2008	حالیہ دہشتگردی کے پیش نظر ان کی حفاظت کیلئے پولیس سیکورٹی فراہم کی گئی
ایضًا	امیرمقام صاحب سابقہ وفاقی وزیر	4	—	2008	ایضًا
ایضًا	اکرم خان درانی صاحب سابقہ وزیراعلیٰ۔	5	—	2008	ایضًا
ایضًا	ارباب عالمگیرخان وفاقی وزیرجہانگیرآباد۔	10	—	2008	ایضًا
ایضًا	ارباب ایوب جان صوبائی وزیرزراعت۔	8	—	2008	ایضًا
ایضًا	ستارہ ایازصوبائی وزیرفلاح وبہبود	3	—	2008	ایضًا
ایضًا	کمانڈرخلیل الرحمن سابقہ گورنر	1	—	2008	ایضًا
ایضًا	سیدظاہرعلی شاہ صوبائی وزیرصحت	9	—	2009	ایضًا
ایضًا	واجدعلی خان صوبائی وزیرفورٹ روڈ۔	4	—	2009	ایضًا
ایضًا	بیگم قمرعباس(مرحوم)	3	—	2009	ایضًا
ایضًا	سیدعاقل شاہ وزیرکھیل حیات آباد	4	—	2009	ایضًا

Mr. Speaker: Any supplementary?

محترمہ نورسحر: یس سر۔ سر، دا خو ډیر Interesting Question دے، تاسو لږ دي ته خیال وکړئ 794 کسان خو دا دوئ تش په صوبه کښې دا سي خلقو ته ورکړی دی

چي دوئ وائي چي دا ټارګټ دی خو دیکښي چي کوم سابقه خلق دی، هغوی ته هم ملاؤ دی۔ سابقه ناظم ته هم ملاؤ دے ، عام ورکر ته ملاؤ دے ، عهدیدار ته هم ملاؤ دے۔ اخر دا زمونږ صوبه به څه کوی، زمونږ 'ټارګټډ' صوبه ده او دي ته د پولیس زیات ضرورت دے او دي صوبه کښي هر ایري غیري ته دوئ دومره 29 او 30 او 40 کسان ورکړی دی نو دي د پاره یو فکر پکار دے ، د دي د پاره یو Limit پکار دے ، د دي د پاره یو کنډیشن پکار دے چي کنډیشن نشته، Limit نشته، فکر نشته، که زما سل خوښ دی نو زه به سل کسان راولم او بغیر تنخواه نه، بغیر Financial support نه زما چي څومره خوښ دی هغه به اخلمه۔ زمونږ صوبي ته خپله ضرورت دے۔ د دي نه علاوه ایف آر پی هم ورکړی شویدی، ایف آر پی والا دي نه علاوه کسان اخستی شویدی، 794 کسان دی۔ دي نه علاوه ایف آر پی والا دی، ایم این ایز هم د دي ځائے نه اخستلی دی، سینټرانو هم، ولي ایم این ایز، سینټران دوئ به د وفاق نه اخلی که زمونږ نه به اخلی؟ دا په دي پالیسئ خو زه نه پوهیږمه؟ ایم این ایز له هم مونږ ورکوؤ، ایم پی ایز له هم ورکوؤ، سینیټرز له هم ورکوؤ، سابقه سیکرټریانو له هم به ورکوؤ او هر ایري غیري له، عهدیدار بغیر عهدي نه به هم ورکوؤ او عام خلقو له هم ورکوؤ۔ د عام خلقو ډیټیل دوئ مونږ له نه دے راکړے او دا ډیټیل بالکل غلط دے ، دا کمیټئ ته ریفر کړئ چي دي باندي صحیح مونږ انکوائری وکړو چي دي نه علاوه نور څومره ورکړی شویدی؟

محترمہ مسرت شفیع ایڈوکیٹ: دیکښي جی زما سپلیمنټری کوئسچن دے۔

جناب سپیکر: جی مسرت شفیع۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: یو منټ ودریږه هغوی اول کړے دے۔

محترمہ مسرت شفیع ایڈوکیٹ: دیکښي جی دا پالیسی واضح کول پکار دی چي Limit ئے څه دے ؟ کسی کو تو ایک دیا جارہا ہے، کسی کو پانچ دیئے جارہے ہیں، کسی کو دس اور پندرہ بھی دیئے جارہے ہیں، دا Criteria څه ده؟ دا د کلیئر شي او یو د مزي خبره دا ده چي مونږ ته یو یو ملاؤ دے ، هغه هم داسي ده چي مونږ ته پینځه ورځي کیږی که یو هفته کیږی

چي ډی پی او صاحب وکړو چي هغه مونږ ته واپس کړئ، نو چي مونږ نه واپس غواړئ نو مونږ ته خو خپله Criteria اوبنائی په کوم Base باندي ورکوئ لګيا يئ۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی جاوید عباسی۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> سپیکر صاحب، میں عرض کرنا چاہتی ہوں۔

<u>جناب سپیکر:</u> ان کے بعد آپ کو موقع دیتا ہوں۔

<u>جناب محمد جاوید عباسی:</u> جناب سپیکر! یہ جو معاملہ ابھی زیر بحث ہے، یہ بہت اچھی بات ہے کہ یہ کوئی ایک Uniform policy ہونی چاہیئے کہ ایک یا دو دو، یہ دو نام ہیں جناب سپیکر، ذرا آپ دیکھیں گے ہم چونکہ ان ناموں سے واقف نہیں ہیں، یہ بتادیں کہ کوئی لونگین خان صاحب ہیں اے این پی کے، ان کے پاس 26 ہیں جناب سپیکر، اور اسی میں نیچے سلمان خان آف رجڑ، ان کے پاس 18 ہیں، یہ دو شخصیات بتائی جائیں، ان کو کتنا خطرہ ہے، وہ کون ہیں؟ اور چیف منسٹر اور آپ سے بھی زیادہ ان کے پاس، ایک کے پاس 26 اور دوسرے کے پاس 18 جناب سپیکر، گن مین / باڈی گارڈز جو ہیں، انہیں حکومت نے Provide کئے ہوئے ہیں، تو ایسی کوئی پالیسی بنانے کا یہ ارادہ رکھتے ہیں کہ ایک یا دو دو دیدیں، باقی فورس کے پاس چلے جائیں جناب سپیکر؟

<u>جناب سپیکر:</u> جی نگہت بی بی۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> میرا ضمنی کوئسچن یہ ہے کہ غلام اسحاق خان، صدر پاکستان جو اللہ تعالیٰ ان کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے، ان کے جو دو گارڈز ہیں تو کیا وہ ان کی قبر کی حفاظت کر رہے ہیں؟ ایک یہ جو پہلے نمبر پہ ہے۔ دوسرے نمبر پہ یہ ہے، ایک دوسرے پہ امیر مقام صاحب ہیں جو کہ ابھی نہ تو کسی پارٹی کے پریذیڈنٹ ہیں، نہ ہی وزیر ہیں تو ان کے پاس بھی یہ گارڈز ہیں۔ تیسری بات یہ ہے کہ ہم اور آپ لوگ جب آئے Coalition government تھی تو یہاں پر بڑے بڑے لوگوں نے دعوے کئے تھے کہ ہم جی وی آئی پی کلچر ختم کر دیں گے، ہم جناب عالی، عوام کی خدمت کیلئے آئے ہیں لیکن آج دیکھیں تو ایک ایک وزیر کے پاس 25، 25 جو ہیں تو وہ گارڈز ہیں۔ کیا یہ لوگ جب اس اسمبلی سے چلے جائیں گے، وزارتوں سے چلے جائیں گے تو پھر ان کو کون بچائے گا؟ کیا یہ گارڈز بچائیں گے یا صرف اللہ تعالیٰ بچائے گا؟ جناب سپیکر صاحب، اس کو کمیٹی کے حوالے کیا جائے تاکہ اس کو صحیح طریقے سے دیکھا جائے کہ آیا وہ لوگ Deserve کرتے ہیں؟ اور ایسے لوگ بھی اس میں موجود ہیں کہ جو کہ صرف اے این پی کے لوگ ہیں

اور ان کو 25،25اور 26،26 گارڈز دیئے گئے ہیں جو جناب سپیکر صاحب، یہ ایک عام شہری کیلئے بہت زیادہ تکلیف دہ بات ہے تو میرا خیال ہے کہ اگر اس کو کمیٹی کے حوالے کر دیا جائے تو بہتر ہو گا۔

(شور/ قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: ودریږہ مفتی صاحب یو خبرہ اوکړی۔ مفتی سید جانان صاحب۔

مفتی سید جانان: بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ زۀ جی تاسو تہ دا عرض کوم، زۀ جی دا۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: جی مفتی جانان صاحب۔ سوال، سوال وکړئ۔ ودریږہ جی، پیر صاحب! دي پسي۔

(شور/ قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: میاں افتخار حسین!آپ نہیں سن رہے ہیں؟اتنی دلچسپ بحث ہو رہی ہے اور آپ سن ہی نہیں رہے۔

وزیر اطلاعات: آواز نہ راځی کنہ۔

آوازیں: مائیک آن کوئ جی۔

وزیر اطلاعات: آواز د نہ راتلو جی۔

جناب سپیکر: اتنی اچھی طوطوں کی لڑائی جاری ہے اور آپ کو وہ احساس ہی نہیں۔جی مفتی جانان صاحب۔

مفتی سید جانان: دا ډیرہ ښہ خبرہ وشوہ، ډیر ښہ دغہ وشوہ چي دا کوئسچن راغلو، دغہ حال احوال دے او دغہ وشو۔ زۀ جی دا گزارش کوم لکہ مسرت شفیع بی بی کومہ خبرہ وکړہ، دي تہ جی یوہ کمیټۍ تشکیل کول غواړی۔ مونږ سرہ جی یو یو کس راسرہ دے چي نوے ډی پی او صاحب راشی، هغہ اول مطلب دا دے زمونږ چي کوم کسان وی، هغہ واخلی، زمونږہ غوندي حساس علاقو کښني بیا بہ هغہ تہ دري ټیلیفونہ کوئ بیا بہ هغہ دفتر تہ ځی او هغہ تہ بیا سلام کوئ، هغي نہ بعد بہ مطلب دا دے تاسو تہ کارډ درکوی نو زۀ خو جی دا وایم چي دي تہ یو پالیسی وضع شی هغي مطابق چي مونږ خو د دي ډی پی او گانو غلامئ نہ آزاد شو او یو یو کس تہ، مطلب دا دے چي هر چا سرہ دا دوہ وی د پالیسئ مطابق جی۔

جناب سپیکر: جی آنریبل لاء منسٹر صاحب،پلیز

محترمہ سعیدہ بتول ناصر: سپیکر صاحب! میرا ابھی ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: بہت زیادہ ہو چکا ہے۔

وزیر قانون: ایسا ہے جی کہ-----

جناب سپیکر: اس بی بی کو بھی ذرا موقع دیدیں۔ بتول صاحبہ! مختصر سوال کریں۔

محترمہ سعیدہ بتول ناصر: تھینک یو، سپیکر صاحب۔ میرا کوسچن یہ ہے کہ جیسا کہ یہ Criteria کی بات ہے، Criteria کی بات تو الگ ہے لیکن یہ جو منسٹرز کو ملتے ہیں یا ایم پی ایز، ایم این ایز کو، وہ تو ٹھیک ہے، وہ Criteria بھی منسٹر صاحب واضح کریں گے، اس میں آجائے گا لیکن جو Non-elected لوگ ہیں جیسا کہ پارٹی کے ہیں تو میرا کوسچن ہے منسٹر صاحب سے کہ کیا تمام پارٹیز کو، کہ ان کا بھی یہ Right ہے کہ پارٹیاں بھی رکھ سکتی ہیں، جو بھی ہے، اب بیوروکریسی ہو، تھینک یو۔

جناب سپیکر: ٹھیک ٹھیک۔ آنریبل لاء منسٹر صاحب، بیرسٹر ارشد عبداللہ صاحب۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): مہربانی جی، مہربانی۔ ایسا ہے جی، یہ ایشو خود ہم نے Raise کیا تھا، ابھی جو ہمارا 'پریویس' اجلاس تھا، لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے سپیشل کیبنٹ کا اجلاس تھا تو اسلئے یہ ایشو آیا اور بالکل ہم نے Voluntarily، منسٹرز سب نے Volunteer کیا کہ ان کو کم کیا جائے، جو Unauthorized اگر کسی کو ملا ہے تو اس کو بھی جو ہے Rationalize کیا جائے، اس کو Define کیا جائے کہ Security threat کس کس کو ہو چکی ہے؟ سر، گورنمنٹ آفیشلز نہیں ہوتے یا صرف ایم پی ایز یا منسٹرز نہیں ہوتے، بعض پارٹی کے ہمارے یعنی ایسے ہیں جو میں کہونگا کہ پارٹی کے مشران ہیں، ان کی اولاد ہو گئی یا ان کو، یا اگر وہاں پر کچھ یہ لونگین خان کے حوالے سے لکھا گیا ہے لیکن اس میں صرف لونگین کے ساتھ یہ سارے نہیں ہیں، یہ ولی باغ ہے اور وہاں پر ہمارے رہبر تحریک خان عبدالولی خان کا مقبرہ بھی ہے اور آج کل آپ دیکھ رہے ہیں کہ اس قسم کے حالات ہیں کہ مقبرے بھی ہمارے Safe نہیں ہیں اور گھر ہے ان کا، اور وہاں پر بیگم صاحبہ ہیں اور بہت سی شخصیات ہیں ہماری سیاسی، تو یہ چونکہ ایک بندے کے نام پہ ایشو ہوتا ہے لہذا نام ایک ہوتا ہے لیکن Otherwise یہ پوری Installation کو یہ لوگ Guard کر رہے ہیں۔ دوسرا جو ہے میں یہ کہونگا کہ اس میں ایسی شخصیات جو نظر آ رہی ہیں تو وہ ان کو Threat ہے، مطلب یہ ہے کہ یا وزیر اعلیٰ صاحب کے کوئی بڑے قریبی رشتہ دار، ایک آدھ ہو گیا یا اسفندیار

ولی خان کی فیملی سے ہیں تو یہ مطلب ایک دو تین ہی ہیں، زیادہ نہیں ہیں لیکن ان کو Threats ہیں جو کہ آئی ایس آئی، ایم آئی، سپیشل برانچ اور سب کی طرف سے Percept ہونے کے بعد جب وہ Threats آتی ہیں اور Threats perception اگر زیادہ ہوتا ہے تو لہذا اس کو اس طریقے سے پھر سیکورٹی دینا پڑتی ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ بندر بانٹ ہے کہ بھئی اس کو اتنے مل گئے، اس کو اتنے مل گئے لیکن ہم پھر بھی اس کو Rationalize کر رہے ہیں اور Volunteer ہم نے کیا ہے کہ ہم وزراء، ایم پی ایز خود اس میں کمی لائیں گے، بعد میں اسکو Rationalize کیا جائے تو ان شاء اللہ وزیر اعلیٰ صاحب نے خود اس کا نوٹس لیا ہے اور اس کے اوپر جلد کوئی اچھا فیصلہ آئے گا اور ان شاء اللہ کافی چیزیں Withdraw ہو جائیں گی اور پولیس فورس میں یہ لوگ واپس جائیں گے تاکہ جنرل ڈیوٹی کریں Rather than specific لوگوں کی۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔

محترمہ نور سحر: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی بی بی، بس کنه، تفصیلی بیان، جواب د رته اوشو۔

محترمہ نور سحر: سر! اسے کمیٹی میں ریفر کریں، اس میں بہت زیادہ ڈیٹیل نہیں ہے۔ یہ ڈیٹیلز صحیح نہیں ہیں، اس میں جو ڈیٹیل دی گئی ہے، وہ بہت کم ہے، یہ تو آٹے میں نمک کے برابر ہے۔ جو ڈیٹیل ہے، وہ تو ہمیں ملی ہی نہیں ہے، جو عام بندوں کو ملی ہے وہ نہیں ملی اس میں۔

جناب سپیکر: نہیں اگر منسٹر صاحب چاہتا ہے تو۔۔۔۔

محترمہ نور سحر: آپ کمیٹی میں ریفر کر دیں۔

جناب سپیکر: جی ارشد عبداللہ صاحب۔

وزیر قانون: دا خو جی په فلور آف دی هاؤس ایشورنس ورکومه چي یره دیکښې بالکل غلطی نشته، Exact تعداد دے، چي څومره ایشو شوی دی او مونږ دغه خپله مجبوری اوښودله۔ زمونږ د 600 نه زیات کارکنان شهیدان شوی دی، د هغي څه تپوس نشته، خلق دا غواړی چه زمونږ لیډران هم ختم شی او داسي یواځي به ګرځی نو دغه نشی کیدے۔ مونږ به د خپلو لیډرانو د هغوی هغه بچو چي کوم مستقبل کښې به سیاسی قیادت کوی نو ان شاء اللّٰه د هغوی تحفظ به

کوؤ۔ دا د حکومت، زمونږ ذمه داری ده۔ باقی دا مونږ دي ته تیار نه یو چي یره دا د کمیټۍ ته لاړ شي۔ مهربانی۔

محترمہ نور سحر: زه وایم دا د کمیټۍ ته لاړ شي۔

جناب سپیکر: هں؟

محترمہ نور سحر: سر،اس کو کمیٹی میں ریفر کردیں۔

جناب سپیکر: ګوره چي څه ډیټیلز دی بی بی، لږ-----

محترمہ نور سحر: اسے کمیٹی میں ریفر کردیں،اس کیلئے کیاCriteria ہے؟

جناب سپیکر: Criteria د پاره ته بل فریش کوئسچن راوړه، تا Criteria غوښتي ده۔

محترمہ نور سحر: تاسو دا وګورئ دیکښي ډیټیل-----

جناب سپیکر: ګوره هسي بحث تري مه جوړوه، یو شے اوغواړئ تاسو In written، نو بیا پري بحث کوؤ۔ تا چي څه غوښتی وو، بنه'کلیئر کټ' جواب ئے درکړے دے۔ سپلیمنټری سوال د وکړو د هغي جواب ملاؤ شو، اوس که ته نوره Criteria غواړي، بل فریش کوئسچن راوړه۔ تهینک یو۔ محترمه نور سحر صاحبه، سیکنډ کوئسچن۔ کوئسچن نمبر؟

محترمہ نور سحر: کوئسچن نمبر55۔

جناب سپیکر: 56 که 55؟

محترمہ نور سحر: نمبر55جی۔

جناب سپیکر: جی۔

* 55 _ محترمہ نور سحر: کیاوزیرداخلہ ازراہ کرم ارشادفرمائیں گے کہ:

(الف) ضلعی رابطہ آفیسر زکی سفارش پر محکمہ ہذافری اور پرائیویٹ صوبائی اسلحہ لائسنس کو 'آل پاکستان' کرتاہے؛

(ب) آیایہ بھی درست ہے کہ محکمہ ضلعی رابطہ آفیسر زکی سفارش کے بغیر بھی فری اور پرائیویٹ صوبائی لائسنس کو 'آل پاکستان' کرتاہے؛

(ج)اگر(الف)و(ب)کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) ضلعی رابطہ آفیسرز کے دفتر سے جن لائسنسوں کیلئے سفارش کی گئی ہے،ان کی سال 11-2010 کی مکمل لسٹ ضلع وائز فراہم کی جائے، نیز جو صوبائی لائسنس از خود محکمہ کی جانب سے 'آل پاکستان' کرنے کے احکامات صادر ہوئے ہیں،ان کی بھی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) وہ کونسے سرکاری ملازمین/اہلکار ہیں جو قانون کے مطابق 'آل پاکستان' لائسنس کے مستحق نہیں ہیں، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیراعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔ ممبران صوبائی اور قومی اسمبلی، 'گزٹیڈ' افسران یا متعلقہ ڈیپارٹمنٹ کی سفارش پر بھی لائسنس 'آل پاکستان' کئے جاتے ہیں۔

(ج) (i) فہرست ایوان کو فراہم کی گئی۔

(ii) قانون کے مطابق

(i) وفاقی حکومت کے گریڈ 17 اور اس سے اوپر ملازمین۔

(ii) صوبائی حکومت کے تمام ملازمین۔

(iii) پاک فوج کے 'نان کمشنڈ' اور 'جونیئر کمشنڈ' ملازمین (سیکنڈ لیفٹیننٹ سے کم رینک تک)۔

(iv) وہ افسران جن کو فوجی خدمات کے عوض تمغہ پاکستان حاصل ہوا ہو، ایک عدد فری لائسنس کے حقدار ہیں۔ اس کے علاوہ کسی بھی ادارے یا تنظیم کو فری لائسنس بنوانے کا حق حاصل نہیں۔

جناب سپیکر: جی Any supplementary، دیکبني سپلیمنټری سوال شته؟

محترمہ نور سحر: سر، دیکبني شته او سر، دیکبني ټوله کوټه خوئے بنودلي ده، دوئ دلته لیکی چي مونږ لائسنسونه ایشو کوؤ۔ شا ته د مفتی صاحب په کوئسچن کبني دوئ وائی چي مونږه لائسنسونه نه ایشو کوؤ۔ دیکبني ئے لیکلی دی چي جی هاں، یو خو دا کوئسچن دے۔ دویم دا دے چي دیکبني د ایم این ایز او ایم پی ایز د پاره هیڅ کوټه مقرر نه ده او دا عامو خلقو ته ملاویږی، نو دا په کوم Criteria ملاویږی؟ دوئ وائی چي فری لائسنسونه مونږ ورکوؤ نو فری لائسنسونه دوئ په کوم Criteria باندي ورکوی، ایم پی ایز او ایم این ایز ته خو پکبني یو نه ملاویږی او 'آل پاکستان' هم ملاویږی او دے بل ځائے کبني دوئ وائی چي مونږ نه ورکوؤ نو دا دوه قسمه خبره څنګه ده؟

جناب سپیکر: جی آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: زما خیال دے چي کافی Clearly دوئ ته، حالانکه د دوئ چي کوم سوال دے هغه سوال خو وګورئ، سوال څه لږ ډیر غلط غوندي ښکاری، هسي پوره ټهیک نه دے خو بهرحال جواب ورله بیا هم ټهیک ورکړي شوے دے۔ دا لیکلی شوی دی: "(II)قانون کے مطابق(i)وفاقی حکومت کے گریڈ17اوراس سے اوپر ملازمین۔ (ii) صوبائی حکومت کے تمام ملازمین۔(iii) پاک فوج کے 'نان کمیشنڈ' اور 'جونیئر کمیشنڈ' ملازمین (سیکنڈ لیفٹیننٹ سے کم رینک تک)۔(iv) وہ افسران جن کو فوجی خدمات کے عوض تمغہ پاکستان حاصل ہوا ہو، ایک عدد فری لائسنس کے حقدار ہیں۔اس کے علاوہ کسی بھی ادارے یا تنظیم کو فری لائسنس بنوانے کا حق حاصل نہیں" نو دا زما کافی Clear criteria ده، دي نه پس دوئ څه غواړی؟

(شور)

محترمہ نور سحر: د ایم پی ایز او ایم این ایز د پاره هیڅ نشته او بله خبره دا ده چي یو ځائي کښي تاسو وایئ چي نه ورکوؤ او بل۔۔۔۔

وزیر قانون: ګورئ جی ایم این ایز او ایم پی ایز باندي د خدائے پاک رحم وی د لته۔۔۔۔

جناب سپیکر: هغوی به په فری لائسنس کښي نه راځی کنه۔

وزیر قانون: فری لائسنس د نوکر پیشه خلقو د پاره وی۔

(شور)

جناب سپیکر: جی ارشد عبداللہ صاحب! یہ کہتے ہیں کہ چار لائسنس ایم پی ایز کو بھی Free allowed ہیں، ایسی کوئی بات ہے؟

وزیر قانون: Allowed دی؟

جناب سپیکر: آپ ذرا ڈیپارٹمنٹ سے 'کنفرم' کرلیں نا۔

وزیر قانون: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: خیر ہے، آپ بعد میں جواب دے دیں، ان سے آپ لے لیں انفارمیشن۔ جی نور سحر صاحبہ۔

محترمہ نور سحر: جناب سپیکر! یہ مفتی صاحب کے کوئسچن میں کہتے ہیں کہ ہم نہیں دیتے، دوسری جگہ کہتے ہیں کہ ہم دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی ثاقب خان۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر، شلور Allowed دی پہ-----

جناب سپیکر: ھاں، دا Rules of Procedure راغلل، چار Allowed دی۔

جناب عدنان خان وزیر: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی عدنان، هم دغه خبره ده؟

جناب عدنان خان وزیر: او جی دا شلور لائسنسونه-----

جناب سپیکر: نه بس د هغې لاء منسټر صاحب د ډیپارټمنټ نه دغه کوی کنه، پته کوی۔ جی نور سحر صاحبه، سیکنډ کوئسچن۔

محترمہ نور سحر: سر، مفتی صاحب کے کوئسچن میں یہ کہتے ہیں کہ ہم نہیں دیتے اور یہاں یہ کہتے ہیں کہ ہم دیتے ہیں، پھر یہ ایم پی ایز اور ایم این ایز کا مسئلہ، یہ بھی انہوں، یہ تو بالکل کلیئر نہیں ہے۔

جناب سپیکر: وہ تو ابھی رولنگ میری آگئی، آپ پشتو نہیں سمجھتے؟

محترمہ نور سحر: سر، آپ سن نہیں رہے، میں کیا کہہ رہی ہوں؟

جناب سپیکر: میں نے پشتو میں بات کی، اس پر آپ نہیں سمجھی۔ وہ ڈیپارٹمنٹ سے پوچھ رہا ہے پھر آپ کو لاء منسٹر صاحب بتادینگے۔

محترمہ نور سحر: ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں۔ اگلا سوال بتادیں۔

محترمہ نور سحر: کوئسچن نمبر 56۔

جناب سپیکر: جی۔

* 56 _ محترمہ نور سحر: کیا وزیر اسٹیبلشمنٹ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سول سیکرٹریٹ میں مختلف محکمہ جات کو بی پی ایس۔3 سے بی پی ایس۔21 تک عملہ فراہم کیا جاتا ہے؛

(ب) آیا یہ درست ہے کہ سول سیکرٹریٹ میں عرصہ دراز سے مختلف آسامیاں خالی پڑی ہیں جس سے محکمہ جات کی کارکردگی متاثر ہوتی ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو سیکرٹریٹ میں تاحال کتنی آسامیاں خالی ہیں، تمام آسامیوں کی تفصیل بمعہ سکیل و تعداد، نیز یہ آسامیاں کب سے خالی پڑی ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) سول سیکرٹریٹ میں عرصہ دراز سے کوئی آسامی خالی پڑی ہوئی نہیں۔ حال ہی میں مختلف آسامیوں پر 174 نئے پی ایم ایس افسران کی تعیناتی کی گئی۔ علاوہ ازیں پرائیویٹ سیکرٹریز، سپرنٹنڈنٹس، تحصیلداروں وغیرہ کی بھی پروموشنز کی گئی ہیں جس سے کافی حد تک افسران کی کمی پر قابو پایا گیا ہے۔ یہ نکتہ قابل بیان ہے کہ بعض پوزیشنز جو ہیں، وہ پروموشنز کوٹہ کی ہیں اور جب تک افسران/اہلکاران مطلوبہ معیار پر پورے نہ اترتے ہوں انہیں ترقی نہیں دی جا سکتی، جس کی وجہ سے بعض اوقات افسران کی کمی کا سامنا ہوتا ہے۔ مختلف محکمہ جات میں افسران خصوصی طور پر سیکشن آفیسرز کی چند آسامیوں پر کمی کا سامنا ہے۔ خیبر پختونخوا پبلک سروس کمیشن کے ذریعے بھرتی کا عمل جاری ہے اور جلد ہی بی ایس۔17 آفیسرز مہیا ہو جائیں گے جنہیں تعینات کر دیا جائے گا۔

(ج) تفصیل درج ذیل ہے:

S.No	POST	REPLY	REMARKS
1.	Administrative Secretaries (BS-20)	Presently following (4) posts of Administrative Secreataries in BS-20 are lying vacant: 1. Secretary (Admn & Coord) FATA (w.e.f. 13.03.2012) 2. Special Secretary to C.M. (23.02.2011). 3. Secretary (Security) FATA. 4. Secretary Irrigation (22.03.2012)	
2	Additional Secretaries (BS-19)	1. Additional Secretary, Population Welfare Deptt: 2. Additional Sercretary, (HRD wing) Establishment Deptt: 3. Additional Secretary, Establishment Deptt: 4. Additional Secretary, Housing Department. 5. Additional Sercretary, IPC Department. 6. Additional Secretary, Chief	These posts are lying vacant from different dates due to non avaiblability of DMG officers in BS. 18/19.

		Minister Secretariat. 7. Additional Secretary, Environment Deptt: 8. Additional Sercretary, Labour Department. 9. Additional Secretary, (A&C)FATA	
	Deputy Secretaries (BS-18)	1. D.S. (III) Chief Minister's Sectt: 2. Deputy Secretary (Aviation Wing) Admn. Deptt: 3. Deputy Secretary (Reg-III) Establishment Department. 4. D.S. FATA Sectt: 5. Deputy Secretary, Gvoernor Sectt: 6. Deputy Secretary, Zakat. 7. Deputy Secty:,SW&WD. 8. Planning officer, Social Welfare Department (NEWLY CREATED POST) 9. Deputy Secretary, E&T Department. 10. Deputy Secretary, Food Department. 11. Deputy Secretary Industries. 12. Deputy Secretary, S&T And I.T. 13. Deputy Secretary, C&W Department. 14. Deputy Secretary, Relief Rehabilitation & Settlement. Deptt: (Newly created). 15. Deputy Secretary/Dy. Director, STI. 16. Deputy Deputy Secretary, Finance Deptt: 17. Secretary, Home. 18. Deputy Secretary, LG&RD Department. 19. Deputy Secretary, E&SE Department. 20. Deputy Secretary, PHE. 21. Senior Planning Officer, Mineral Dev:	

LIST OF VACANT POSTS OF SECTION OFFICERS IN THE SECRETARIAT.

S.No	Name of Deptt:	Sanctiond Strength	Working	Vacant posts.
1	Agriculture	06	06	--
2	Auqaf	04	04	--

3	Chief Minister's Sectt:	07	07	--
4	E&AD	38 (35 SOs in E&AD + 02 SOs in HR Wing + 01 EO=38)	29	09(01SO(Admn:)+ 1 SO HR + 07Sos
5	Inter Provincial Coord:	04	04	--
6	S.T.I.	02	02	--
7	Environment	05	05	--
8	Excise &Taxation	03	03	--
9	FATA Secretariat	12	12	--
10	Finance	37 (36 SOs+01 Financial Advisor)	33	03 SO +01 Financial Advisor=4
11	Food	01	01	==
12	Governor's Sectt:/House	07	07	==
13	Health	12	11	01
14	Higher Education	10	09	01
15	Home &TA	20 (15 S.O + FATA + 1 A.R.O.) + 02 ROs in TRC = 20	17	03 (Sos
16	Industries	05	05	==
17	Information	04(03 Sos+ 01 PO)	03	01 (Pos)
18	Irrigation	04	04	==
19	Law	06	05	01
20	LG &RDD	05	05	==
21	P&D	04	04	==
22	Population Welfare	03	03	==
23	E&S Education	14 (11 SO+03 Monitoring Officers	13	01=01 (MO)
24	Sports & Culture	05+01 Po=6	06	==
25	ST &IT	05 (2RO)	05	==
26	C & W	07 (06 SOs+01 AO)	07	==
27	Public Health Engg:	05	05	==
28	Zakat, Ushr & S.W	07	07	==
29	Housing	04	04	==
30	Energy & Powers	05	05	==

31	Transport	02	02	==
32	Mines & Minerals	03	03	==
33	Labour	03	02	01
34	Provincial Ombudsman	02	01	01
35	Relief, Rehabilitation & Settlement Deptt:	02	==	02

Reply to Assembly Question No. 56

Vacancies positions are as under:

S. No	Designation	Vacant position	Remarks
1	Assistant (BS-14)	43	Vacant since 2010 and requisitions have already placed before Public Service Commission.
2	Stenographer (BS-12)	115	Vacant since 2007 and requisitions have already placed before the Public Service Commission.
3	Junior Clerks (BS-07)	53	Vacant since 2010-2011 and posts will be advertised.
	TOTAL	211	

Mr. Speaker: Any supplementary?

محترمہ نور سحر: یس سر۔اس میں انہوں نے کہا ہے کہ ہاں یہ درست ہے کہ ہم 3 گریڈ سے لیکر 21 گریڈ تک یہ ایمپلائز دیتے ہیں، تو اگر یہ درست ہے تو ہر میٹنگ میں میں خود چیئر پرسن ہوں، چار ساڑھے چار سال ہو گئے ہیں، اس اسمبلی کی تباہی ہو گئی اس کمیٹی پر لیکن یہ ٹس سے مس نہیں ہوئے، کوئی بات ان پر اثر نہیں کرتی، جو ایجنڈا میرا پہلے دن کا تھا، آج بھی وہی ایجنڈا اسی میں شامل ہے، ایک دو میں نئے لے آتی ہوں لیکن وہی پرانا چلتا رہا ہے۔ایک تو یہ عمل نہیں کرتے، دوسرا یہ کہتے ہیں کہ پبلک سروس کمیشن ہمیں نہیں دیتے۔اگر پبلک سروس کمیشن ہمارے کسی کام کا نہیں ہے تو اسکو پھر ختم کر دیتے ہیں، اس کا پھر کیا فائدہ ہے اس صوبے کو؟ اگر سات سال میں وہ ہمیں ایک ایمپلائی نہیں دے سکتے، یہ 2007 سے لیکر ابھی تک ان کو ایمپلائی نہیں ملا ہے۔

جناب سپیکر: ابھی اس پر سپلیمنٹری کوئسچن آپ کا کیا ہے؟

محترمہ نور سحر: سر، اس کا یہ ہے کہ اس کو کمیٹی میں ریفر کیا جائے تاکہ وہاں پر اس کیلئے ہم۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ کوئسچن تو نہیں بنتا بی بی، ذرا۔۔۔۔

محترمہ نور سحر: سر، کمیٹی میں بھی فائدہ نہیں ہے، میں خود چیئر پرسن ہوں، وہاں پر بھی کوئی فائدہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر: آپ پھر جواب سے مطمئن نہیں ہیں؟

محترمہ نور سحر: سر، اسلئے مطمئن نہیں ہوں کہ یہ کہتے ہیں کہ ہم نے 2007ء سے لیکر اب تک ان کو جو پوسٹیں بھیجی ہیں، اس میں ابھی تک پبلک سروس کمیشن نے ہمیں بندے Provide نہیں کئے۔ اگر پبلک سروس کمیشن پانچ، سات سال میں ان کو نہیں بھیجتے تو پھر کیا ضرورت ہے ہمیں پبلک سروس کمیشن لے جانے کی؟ یہ انڈیا یا پاکستان کا کوئی جھگڑا تو نہیں ہے، یہ خود گاڑی میں بیٹھ کر جا کر ان سے پوچھتے کیوں نہیں ہیں کہ آپ ہمیں، اتنی پوسٹیں ہم بھیجتے ہیں ان کو Fill کیوں نہیں کرتے؟ یہ خالی 'ریمائنڈر' بھیجتے ہیں، خالی یہ خط و کتابت ہوتی ہے، اس پر کوئی عمل نہیں ہوتا۔

جناب سپیکر: آنریبل لاء منسٹر صاحب، پلیز۔

وزیر قانون: یہ ایسا ہے جی کہ ماشاء اللہ یہ تو بڑی زبردست قسم کے ایشوز کمیٹی کی میٹنگز میں اٹھاتی رہی ہیں اور روزانہ وہاں پر ڈسکشن ہوتی ہے، ہم کوشش کرتے ہیں، ان کو ہم سمجھانے کی کوشش کرتے ہیں لیکن پھر سوال آ جاتا ہے، مجھے پتہ نہیں کہ کیوں؟ بہرحال ایسا ہے جی کہ یہاں پر جب لوکل گورنمنٹ سسٹم ختم ہوا تو ایک تو Executive Magistracy System جو ہے، وہ بھی اس کے ساتھ گیا تو اس کی وجہ سے جتنی پوسٹیں Create ہونا تھیں یا پروموشن کے ذریعے لوگوں نے آنا تھا، وہ لوگ رہ گئے۔ دوسرا جو ہے جتنی بھی Existing posts ہیں، اس کا %40 کوٹہ ڈی ایم جی کا ہے جو فیڈرل سروسز ہیں، ان کا ہے۔ وہ لوگ اسلام آباد سے یہاں پر آتے ہیں تو اس کی وجہ سے بھی کافی مطلب وہ ہے۔ ابھی Recently جو ہے پی ایم ایس کی تقریباً 170 something, 174 Officers جو ہیں، ان کی تعیناتی ہو گئی ہے۔ اس کے علاوہ جتنے پرائیویٹ سیکرٹریز ہیں، سپرنٹنڈنٹس ہیں، تحصیلدار ہیں، ان کو پروموشن ملنے والی ہے، اس سے بھی کافی لوگ پوسٹوں کو Occupy کرینگے لیکن اگر آپ کو یاد ہو، یہ جو لوکل گورنمنٹ سسٹم آیا ہے، انہوں نے یعنی ڈی سی او کی پوسٹ بھی گریڈ 21، ابھی پشاور کے ڈی سی او کی پوسٹ گریڈ 21، اب اس قسم کی مختلف پوسٹیں بہت زیادہ Create کیں جو کہ ریکارڈ میں نہیں تھیں تو لہذا ویسے 'گورننس' کے حوالے سے کوئی ایشو نہیں ہے، کوئی پرابلم نہیں ہے، صرف اتنا ہے کہ کچھ پروموشنز ابھی ہونی ہیں اور 'بائی

پروموشن' بعض چیزیں Fill ہونگی اور کچھ جو ہیں وہ ڈی ایم جی والے اسلام آباد سے نہیں آتے، یہ تھوڑا بہت مسئلہ ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، شاید یہ خالی سیکشن آفیسرز کی بات کر رہی ہیں تو وہ اس میں نہیں ہے، وہ کچھ خالی ہیں، اس کا کچھ ہے؟

وزیر قانون: میں نے جیسے گزارش کی ہے سیکشن آفیسرز جو ہیں، اسی سے Fill ہوتے ہیں نا۔ سپرنٹنڈنٹس کی پروموشنز ہو رہی ہیں ابھی اور اس کے ساتھ ساتھ یہ پرائیویٹ سیکرٹریز کی پروموشنز ہو رہی ہیں۔

جناب سپیکر: اور 'ڈیپارٹمنٹل' وہ آگے چلیں گے؟

وزیر قانون: یہ پھر سیکشن آفیسرز لگیں گے ہر جگہ پر تو مطلب چند دن کی بات ہے، یہ ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: اچھا وہ نئے بھرتی نہیں ہوتے، 'بائی پروموشن' جاتے ہیں۔

وزیر قانون: 'بائی پروموشن' جاتے ہیں، بالکل۔

جناب سپیکر: 'بائی پروموشن %50 ہوتے ہیں۔

محترمہ نور سحر: سپیکر صاحب! میں بار بار یہ کہہ رہی ہوں کہ یہ مجھے تسلی دے رہے ہیں، پتہ نہیں پبلک سروس کمیشن کیوں ان کو نہیں دے رہا؟ یہاں پر دیکھیں 2007 سے سٹینوگرافرز کی پوسٹیں خالی پڑی ہیں، 2007ء سے لیکر آج 2012 چل رہا ہے، کتنے سال ہو گئے؟ یہ پانچ سال میں انہوں نے اتنی تکلیف نہیں کی کہ جا کر پبلک سروس کمیشن، سٹینوگرافرز تو ہمیں ڈی ایم جی سے نہیں آتے، سٹینوگرافرز تو ہمیں یہ صوبہ دیتا ہے۔ اگر یہ صوبہ اتنا نااہل ہے کہ یہ پبلک سروس کمیشن کے آفس تک نہیں جا سکتا، ان سے پوچھ نہیں سکتا کہ یہ آسامیاں کب تک خالی رہیں گی؟ یہ تھوڑی سی ڈیٹیل تو دیکھیں، یہ 2007 سے خالی پڑی ہوئی ہیں، یہ کس طرح سے تسلیاں ہمیں بار بار دیتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی یہ ان کا اگر ڈیپارٹمنٹل کوئی پروموشن سلسلہ ہے، وہ ذرا تیز کریں تاکہ یہ Fill up ہو جائیں۔

وزیر قانون: یہ بالکل جو ہے نا، وہ اس کو تیز گام کی حیثیت سے چلایا جائے گا اور یہ جلدی Fill ہو جائیں گی۔

جناب سپیکر: وہ ڈیپارٹمنٹل پروموشن ذرا تیز کریں تاکہ وہ آسامیاں ختم ہو جائیں۔ جی Next Question، نور سحر بی بی۔

محترمہ نور سحر: سوال نمبر 57۔

جناب سپیکر: جی۔

* 57 _ محترمہ نور سحر: کیا وزیر اسٹیبلشمنٹ از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) سرکاری اہلکاروں/ افسران کے سالانہ میڈیکل ٹیسٹ کئے جاتے ہیں اور اے سی آر لکھی جاتی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت نشہ کے استعمال کے عادی افسران کا سالانہ میڈیکل ٹیسٹ لازمی قرار دینے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔ سرکاری اہلکاروں / افسران کی سالانہ Performance Evaluation Reports یعنی اے سی آر لکھی جاتی ہے اور میڈیکل ٹیسٹ کروانا اور Character roll میں اس کا ریکارڈ رکھنا بھی متعلقہ ہدایات کے پیراگراف 8.2 اور 8.3 میں موجود ہے جس کے تحت ہر آفیسر کا سالانہ میڈیکل ٹیسٹ کروانا لازمی قرار دیا گیا ہے۔ مزید یہ کہ خیبر پختونخوا سول سرونٹس (اپوائنٹمنٹ، پروموشن اینڈ ٹرانسفر) رولز، 1989 کے قاعدہ 11 کے ذیلی قاعدہ (5) کے تحت کوئی بھی شخص اس وقت تک بھرتی نہیں ہو سکتا ہے جب تک اس کا طبی معائنہ نہیں ہوتا۔ (متعلقہ قواعد و ضوابط کی نقول ایوان کو فراہم کی گئیں)۔ اگر حکومت کے نوٹس میں کسی بھی سرکاری اہلکار کے نشہ میں ملوث ہونے کا علم ہو جائے تو نہ صرف اس کا ذکر پی ای آر میں کیا جاتا ہے بلکہ اس کو Standing Medical Board کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ (تفصیل فراہم کر دی گئی)۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: یو منټ۔ بی بی! سپلیمنټری سوال پکښې شته؟

محترمہ نور سحر: جی سر شته۔ سر، اس میں یہاں پر ہم نے پوچھا ان سے کہ سرکاری اہلکاروں/ افسران کے سالانہ میڈیکل ٹیسٹ کئے جاتے ہیں اور اے سی آر لکھی جاتی ہے اور نشہ کے استعمال کے عادی افسران کا سالانہ میڈیکل ٹیسٹ لازمی قرار دینے کا ارادہ رکھتی ہے کہ نہیں؟ انہوں نے جواب دیا ہے کہ جی ہاں، میڈیکل ٹیسٹ کرتے ہیں، Standing Medical Board کو دیتے ہیں، Standing Medical Board کا یہاں کیا تک (بنتا) ہے، یہ مطلب ہے کہ ہمیں کچھ بھی نہیں آتا؟ Standing Medical Board تو عام بورڈ ہے، اس میں تو نشے کی کوئی 'سکریننگ' نہیں ہوتی، ان کیلئے نشہ آور کی جو 'سکریننگ

Standing ' ہے، انہوں نے یہ نہیں بتایا کہ اس کی ہم ' سکریننگ ' کرتے ہیں، جو بندہ نشہ کرتا ہے، وہ Medical Board اس کو نہیں نکال سکتا، اس کیلئے ' سکریننگ ' ٹیسٹ ہوتا ہے، وہ ' سکریننگ ' ٹیسٹ انہوں نے ذکر ہی نہیں کیا، انہوں نے نشہ آور کا ذکر، انہوں نے عام ٹیسٹ کا ذکر کیا ہے کہ عام ٹیسٹس جو ہوتے ہیں، اے سی آرز جو بنتی ہیں، میڈیکل بورڈ جو بیٹھتا ہے، وہ تو عام لوگوں کیلئے ہوتا ہے، میں نے نشہ آور کی بات پوچھی ہے۔ انہوں نے جواب کیا دیا ہے ؟ انہوں نے عام افسروں کی بات کی ہے، تو یہاں پوچھا میں نے کیا ہے اور جواب کیا دیا ہے ؟

جناب سپیکر: جی آنریبل لاء منسٹر صاحب، Addicts کی بات کر رہی ہیں۔

Ms. Noor Sahar: Narcotics.

جناب سپیکر: جی ثاقب اللہ خان، پلیز۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب! زما هم سپلیمنټری کوئسچن دے۔

جناب سپیکر: ایوب خان اشاړی صاحب به د دي جواب ورکوی زما خیال دے جی-----

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: اسانه به شی جی۔ زما هم د اے سی آر باره کښي، Addicts باره کښي خو نه دے سر خو اے سی آر باره کښي زما کوئسچن شته دے جی۔ سر، زمونږ چي څومره تجربه شوي ده جی نو د اے سی آر چي کوم مقصد دے جی، هغه Properly نه استعمالیږی۔ چي ډیر هم غلط کار اوشی سر، 'ریکوری' اوشی، هغه اے سی آر ته نه راځی، Disciplinary action هم دومره کیږی۔ د اے سی آر مقصد دا دے چي یو سړے ښه کار کوی چي هغه ته ښه ملاؤ شی او چي کوم غلط کار کوی چي هغه ته غلط ملاؤ شی خو زما Experience دا دے سر، او تاسو هم کتلی دی چي اے سی آر Properly نه وی۔ زما ریکویسټ دا دے چي څومره Adverse ACRs څومره پرسنټ Adverse ACRs به ملاویږی افسرانو ته، دا یو که ورسره جواب وی سر نو دا د مونږ ته اووائی۔ زما خیال دے چي د اے سی آر چي کوم Purpose دے هغه نه پوره کیږی۔

جناب سپیکر: جی آنریبل لاء منسٹر صاحب، بیرسٹر ارشد عبداللہ صاحب۔

وزیر قانون: پہلے میں ان کے سپلیمنٹری کا جواب دے دوں۔ ایسا ہے کہ اس وقت تو Exact میرے پاس انفارمیشن نہیں ہے، میرے خیال سے نیا سوال اگر یہ کر لیں تو پھر ڈیپارٹمنٹ اس لحاظ سے سارا وہ کر

لے گا۔ دوسرا Generally یہ Commit کرونگا ان کے سوال کے اوپر کہ اے سی آر بھی، دیکھیں جی یہ یعنی ہم جس معاشرے کا حصہ ہیں اور جس معاشرے میں ہم لوگ رہتے ہیں تو سفارش کا ایک کلچر ہے یہاں پر تو اگر آپ کی 'پرفارمنس' کسی کی بہت بھی خراب ہو تو کل وہ کوئی ایسی سفارش لے آتا ہے کہ اپنے آفیسر کو بھی وہ 'پریشرائز' کرلیتا ہے، تو ہمیں خود بھی Reformation جو ہے نا As a society کرنا ہو گی، صرف اس طرح نہیں ہو گا کہ سرکاری اہلکار جو ہے، وہ ٹھیک کام کریگا، ہم غلط کرینگے، نہیں As a society we every one have to change-------

جناب سپیکر: آپ کا مطلب یہ ہے کہ آپ بھی سفارش نہ کریں اور یہ بھی سفارش نہیں مانیں گے، یہ نشئی لوگوں کا یہ کیا چکر چل رہا ہے، Addicts کا؟

وزیر قانون: انہوں نے جو ہے-----

جناب سپیکر: ایوب خان میرے خیال میں اس کا جواب صحیح دیگا۔

جناب محمد ایوب خان (وزیر برائے سائنس ٹیکنالوجی): جعفر شاہ صاحب بہ ئے جواب ورکړی۔

جناب سپیکر: ھں؟

وزیر برائے سائنس ٹیکنالوجی: جعفر شاہ صاحب بہ ئے جواب ورکړی۔

جناب سپیکر: هغه وزیر نه دے ، وزیر صاحب خو ته ئي۔

وزیر برائے سائنس ٹیکنالوجی: نه جی د هیلته کمیتهی چیئرمین دے۔

جناب سپیکر: اچھا اچھا۔

(قہقہے)

محترمہ نور سحر: حکومت اس صوبے میں مجھے صرف ایک افسر کا نام لے لیں کہ یہاں پر کوئی بھی نشہ آور نہیں ہے کہ جس کو 'ان فٹ' قرار دیا گیا ہے اس کے ذریعے؟ یہاں پر نہ کوئی انتظام ہے، نہ 'سکریننگ' ہے، نہ ٹیسٹ ہوتا ہے اور نہ انہوں نے آج تک کسی بندے کو 'ان فٹ' قرار دیا ہے۔ یہ جتنی معلومات میں نے کی ہیں، مجھے اتنا پتہ چلا ہے۔

جناب سپیکر: جی آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: ابھی جو نئی انسٹرکشنز ایشو ہوئی ہیں تمام سول سرونٹس کو، وہ یہ انسٹرکشنز ایشو ہوئی ہیں گورنمنٹ کی طرف سے کہ کوئی بھی اے سی آر بغیر میڈیکل رپورٹ کے سالانہ وہ قابل قبول نہیں ہوگی۔ اس میں یہ بھی ہے کہ اگر کوئی آفیسر جو ہے، وہ 'ڈرگز' کی طرف مائل ہے تو اس کی Definitely performance بھی گرتی ہے، معاشرے میں یہ چیز چھپنے والی نہیں ہے، وہ سامنے آجاتی ہے تو Definitely اس کی Assessment اے سی آر میں بھی ہوتی ہے، پھر اس کو میڈیکل بورڈ کیلئے بھی بھجواتے ہیں لیکن کوشش ہوتی ہے کہ پہلے اس کی Rehabilitation ہو جائے، اگر نہیں ہوتی تو پھر اس کو نوکری سے ہاتھ دھونا پڑتے ہیں۔

جناب سپیکر: ابھی انسٹرکشنز ایشو ہو چکی ہیں کہ میڈیکل بورڈ یا وہ ضروری ہوگا؟

Minister for Law: Medical report along with the ACR, annual, this has become mandatory now.

جناب سپیکر: وہ ضروری ہے۔ جی شازیہ طہماس، جی بی بی، کیا سپلیمنٹری سوال ہے؟

محترمہ شازیہ طہماس خان: سر، اس میں سپلیمنٹری میرا یہ ہے کہ نشے میں تو 'سموکنگ' یا سگریٹ نوشی بھی آتی ہے تو وزیر صاحب کیا مجھے اس میں بتانا پسند کرینگے کہ جو سرکاری افسران 'سموکنگ' کے عادی ہیں آیا انکی اے سی آر کے لوازمات میں یہ چیز شامل ہے کہ پھر ان کو بھی پروموشن نہیں دی جائیگی؟ 'سموکنگ' کے حوالے سے میں پوچھنا چاہونگی جی، نسوار کو بھی اس میں۔۔۔۔

وزیر قانون: نہیں، میرے خیال سے یہ سوال تو بنتا اس لئے نہیں ہے کہ 'سموکنگ' جو ہے وہ نشہ As such نہیں ہے۔

جناب سپیکر: یہ چھوٹے چھوٹے نسوار اور سگریٹ اس کی طرف نہ جائیں۔

وزیر قانون: بعض خواتین بھی 'سموکنگ' کرتی ہیں۔

جناب سپیکر: اس میں تو سارے آپ کے پھر آجائیں گے۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: وہ کسی خطرناک بیماری میں تو مبتلا نہیں ہیں؟

جناب سپیکر: نہیں نہیں، اگر یہ چھوٹے چھوٹے نشوں کی طرف جائیں تو پھر تو سارے آجائینگے اس میں۔ جی نور سحر بی بی، Again، سوال نمبر؟

محترمہ نور سحر: سوال نمبر 58۔

جناب سپیکر: جی۔

* 58 _ محترمہ نور سحر: کیاوزیر اسٹیبلشمنٹ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ :

(الف) آیایہ درست ہے کہ محکمہ اسٹیبلشمنٹ نے مختلف بینکوں میں رقم ڈیپازٹ کی ہے ؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو محکمہ نے کن کن بینکوں میں کتنی رقم 'مارک اپ' پر دی ہوئی ہے، یہی رقم بینک آف خیبر میں نہ رکھنے کی وجوہات بیان کریں ؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی نہیں۔

(ب) اس سلسلے میں وضاحت کی جاتی ہے کہ محکمہ اسٹیبلشمنٹ نے کوئی بھی رقم مختلف بینکوں میں ڈیپازٹ ہی نہیں کی ہے اسلئے جز (ب) کا جواب بھی نفی میں ہے۔

Mr. Speaker: Any supplementry?

محترمہ نور سحر: سر، اس سے تو میں Satisfied ہوں لیکن اوروں سے میں Satisfied نہیں ہوں۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ نصیر محمد خان میداد خیل صاحب، ابھی اس کا بھی جواب نہیں آیا ہے تو This is again very sad۔ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کو اس کا بھی نوٹس دیا جائے او پینڈنگ دا ټول دی، ټول هیلتھ دے ، Very poor performance، یہ سارے پینڈنگ ہیں اور اس پر بھی وہی Notice serve کیا جائے۔ تھینک یو جی۔

غیر نشاندار سوال اور اس کا جواب

05 _ مفتی کفایت اللہ: کیاوزیر داخلہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ :

(الف) ضلع کی سطح پر امن وامان برقرار رکھنے کی ذمہ داری پولیس پر عائد ہوتی ہے اور محکمہ پولیس خاطر خواہ مراعات حاصل کرنے کے باوجود مطلوبہ اور معیاری نتائج حاصل کرنے میں کماحقہ کامیاب نہیں ہو سکا؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو سال 11-2010 کے دوران ضلع مانسہرہ میں اغواء برائے تاوان، چوری اور قتل کے کتنے کیسز ہوئے ہیں، ہر تھانے کی الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے اور اس سلسلے میں پولیس کی 'پراگریس' رپورٹ کیا رہی، تفصیل فراہم کی جائے ؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ): (الف) یہ درست ہے کہ ضلع کی سطح پر امن وامان برقرار رکھنے کی ذمہ داری پولیس پر عائد ہوتی ہے۔ ضلع مانسہرہ میں امن وامان کی صورتحال مکمل طور پر کنٹرول میں ہے

اور ایسا کوئی سنگین واقع رونما نہیں ہوا ہے کہ جس سے امن وامان برقرار رکھنے میں مقامی پولیس کو کسی دشواری کا سامنا کرنا پڑا ہو۔ ضلع مانسہرہ میں عام 'روٹین' کے مطابق مقدمات قتل اغواء برائے تاوان اور چوری درج ہوئے تھے۔ان مقدمات میں احسن طریقے پر تفتیش مکمل ہو کر ملزمان کو گرفتار کرکے چالان عدالت کیا گیا ہے۔ ضلع مانسہرہ میں مقامی پولیس نے دن رات محنت کرکے امن وامان کی صورتحال کو کنٹرول کیا ہوا ہے اور مطلوبہ معیاری نتائج حاصل کرنے میں مقامی پولیس کامیاب رہی ہے۔

(ب) سال 11-2010 کے دوران ضلع مانسہرہ میں اغواء برائے تاوان، چوری اور قتل کے مقدمات اور پولیس کی 'پراگریس' کی تھانہ وائز تفصیل فراہم کی گئی۔

رسمی کارروائی

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: اکرم خان درانی صاحب آپ کچھ فرما رہے تھے۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر صاحب! آپ کا بہت بہت شکریہ۔ محترم سپیکر صاحب، میں ایک اہم بات گورنمنٹ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں، یہاں پر آپ نے پہلے بات کی کہ یہاں پر ایم پی ایز کی بھی بڑی کمی ہوتی ہے اور کوئی یہاں پر دلچسپی بھی میرے خیال میں نہیں لے رہا ہے اور ہم خود بھی بہت عرصے سے یہاں پر آئے ہیں اور یقین جانیئے کہ مجھے خود بھی ابھی یہاں پر آنا جو ہے، بیٹھنے سے مجھے تکلیف تو ہوتی ہے اور یقین جانیئے کہ مجھے کچھ اس طرح نہیں لگتا کہ یہ ایک ذمہ دار فورم ہے اور ذمہ دار فورم پر جو بات ہوتی ہے، اسکی اہمیت ہوتی ہے اور یہاں پر جو معزز ایم پی اے کچھ بات کرتا ہے، اسکی بڑی ایک حیثیت ہے اپنے ضلع میں، اپنے حلقے میں، اپنے صوبے میں، لیکن یہاں پر جب میں دیکھ رہا ہوں تو ایم پی اے بیچارہ اٹھتا ہے، وہ جو بات ہوتی ہے وہ تو ہو جاتی ہے لیکن یقین جانیئے کسی کی توجہ بھی ادھر نہیں ہوتی ہے، بلکہ آپس میں گپ شپ ہوتی ہے اور گپ شپ میں پھر یہاں پر دن گزر جاتا ہے۔یہاں پر آپ اخراجات دیکھیں اس اسمبلی کے کہ یہاں اگر پورے سال کے اور سیشن کے آپ نکالیں کہ اس پر کتنے اخراجات آتے ہیں؟ اور یہاں پر جب منسٹر صاحب کوئی 'کمٹمنٹ' کرتا ہے تو یقین جانیئے اس کے بعد اس پر کوئی عمل نہیں ہوتا ہے اور میں ایسی مثالیں بھی دے سکتا ہوں کہ یہاں پر اس کی ریکارڈنگ نکالیں، وہاں پر اسکی ایشورنس نکالیں اور اس کے بعد آج تک اس کو دوبارہ یاد بھی نہیں ہوگا، یہ اس جمہوریت سے اور اس معزز ایوان سے اگر وہ لوگ بھی دل برداشتہ ہو جائیں جو محنت کرکے بڑے سالوں کے بعد آباؤ اجداد کی محنت کے بعد خود محنت

کر کے یہاں پر پہنچتے ہیں تو یہ لوگ بھی، ابھی بھی اگر آپ دیکھیں تو میرے خیال میں کچھ یہاں پر ایک ڈرامہ جیسا ہو رہا ہے اور اس کا تقدس ابھی بھی میرے خیال میں بحال نہیں ہے، میری نظر میں، لیکن آپ دیکھیں اس ماحول کو، میڈیا بھی دیکھ رہا ہے تو اس پر ہم جو بیٹھے ہوئے لوگ ہیں، اگر ہم خود اس معزز ایوان کی عزت اور وقار کو نہ دیکھیں اور یہ ادارے جو کہ ابھی ہاتھ سے نکل رہے ہیں اور بات یہاں تک پہنچی ہے کہ ابھی دیکھیں کہ کوئی ادارہ / محکمہ یہاں پر ممبر کا جواب بھی دینے کیلئے تیار نہیں ہے اور آپ جیسی شخصیت اس ایوان کی، میرے خیال میں آپ کا جو آج کا غصہ تھا جو کہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے کوئی بھی ایک سوال کا جواب آج کی کارروائی میں نہیں ہے تو اگر ہم الزامات ایک دوسرے پر لگا دیں، اس لئے یہ بات میں نہیں کر رہا ہوں لیکن یقین جانیئے کہ یہاں پر اگر معزز ممبران اسمبلی سے آپ پوچھیں تو بس وہ آتے تو ہیں لیکن یہ کہ میرے حلقے کی کوئی بات ہو، اس پر کوئی عملی کام ہو، یہ مجھے نظر نہیں آتا۔ میں جو بات کہنے والا تھا، ابھی 4 تاریخ، 6 تاریخ پر میں ڈی آئی خان گیا، وہاں پر کافی زمیندار بھی ساتھ ایک فنکشن میں تھے، ایک شادی تھی، تو وہ میرے پاس آ گئے کہ یہاں پر جو شوگر ملز ہیں جی، 'ملن' شوگر مل ہے، اور ہیں، وہ جب بھی پہلا گنے کا ٹرک وہاں پر پہنچا ہے، آج تک اس شوگر مل سے ایک زمیندار کو ایک روپیہ بھی نہیں ملا اور دو مہینے کے بعد ابھی دوبارہ وہاں پر گنے کی سیزن شروع ہو جائیگی۔ اگر کسی امیر آدمی کی زمین ہے، وہ تو یہ Afford کر سکتا ہے لیکن اس کے جو زمیندار ہیں، مزارع ہیں، ان کی ساری محنت اسی گنے کے پیسے کیلئے ہوتی ہے کہ مجھے یہ گنے کے پیسے آئینگے اور اس سے میں اپنا قرضہ اتاروں گا، میں بیٹی کا علاج کروں گا، میں اپنے گھر کا خیال رکھوں گا، میں کپڑے خریدوں گا، یہاں پر چونکہ ہمارے منسٹر صاحب آج میرے خیال میں ادھر ہیں کہ نہیں ہیں، گورنمنٹ جواب دیگی، اگر تفصیلی رپورٹ ادھر سے منگوائی جائے کہ کتنے لوگ ایسے ہیں جن کو ایک سال میں آج تک ایک روپیہ بھی نہیں ملا ہے؟ اور ان کے نقصانات کیا ہیں جی؟ نقصانات یہ ہیں کہ پھر زمیندار کو اپنی زمین سے وہ محبت نہیں ہوتی، اس میں وہ محنت اس لئے نہیں کرتا اور گنے کو وہ پھر چھوڑ دیتے ہیں اور پھر شوگر کی تکلیف پورے ملک کو ہوتی ہے، جب باہر سے آپ منگواتے ہیں تو میں بڑے ادب کے ساتھ گورنمنٹ سے یہ گزارش کروں گا کہ وہ سب شوگر ملوں کو خواہ وہ مردان میں ہوں، پشاور میں ہوں، چارسدہ میں ہوں، بنوں میں ہوں یا دوسری جگہ پر، ان سب پر یہ پابندی لگائیں کہ کم از کم ایک ٹائم ہونا چاہیئے اور اس ٹائم میں اس زمیندار کو اپنے پیسے ملنے چاہیئں، اس سے زمیندار جو ہے، اگر اس کو فوری طور پر کچھ پیسہ آ جائے تو گنے کے بعد جو اس کی دوسری فصل ہے، اس میں وہ لگا دیگا، اس سے کھاد

خریدے گا لیکن زمیندار کے وہ پیسے وہ اپنے اکاؤنٹ میں رکھتے ہیں اور پھر بینک سے 'مل' کا مالک جو ہے اس پر منافع بھی لیتا ہے۔ تو یہ بات میں نے کی، چونکہ اہم تھی اور وہاں پر بہت سے زمیندار آئے تھے، میرے سامنے انہوں نے گلہ شکوہ کیا کہ پراونشل گورنمنٹ اس میں دلچسپی لے اور مجھے امید ہے کہ گورنمنٹ اس کے بارے میں ضرور اس قسم کی بات، کہ وہ زمیندار مطمئن ہو جائیں اور اس ایوان سے ان کو تسلی بخش جواب ملے۔

جناب سپیکر: شکریه جی۔ منور خان! ستا خو هم تجربه شته، دا مسئله ده او څه پیښه شوي ده۔۔۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: ودریږه جی، یو منټ جی۔ منور خان هم شوګر ملز والا دے۔۔۔۔۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: تھینک یو، سر۔ یہ بالکل درانی صاحب جو کہہ رہے ہیں، حقیقت کہی ہے۔ میں تو کم از کم اپنی شوگر مل کی اگر بات کروں تو سر میں چیلنج کرتا ہوں کہ بنوں شوگر مل نے جتنی بھی 'کرشنگ' کی ہے، اس کی Payment ہو چکی ہے، میں اپنی حد تک، لیکن باقی جو شوگر ملیں ہیں، واقعی زمیندار بیچارے پھرتے ہیں اور ان کو Payment صحیح طریقے سے نہیں ملتی۔ اگر اس سلسلے میں واقعی درانی صاحب نے جو Suggestions دی ہیں کہ کوئی پیریڈ یا کوئی ٹائم مقرر کرے اور اس میں شوگر ملوں کیلئے بھی کوئی مسائل ہیں سر، کیونکہ یہی لوگ، جو بینکرز ہیں سر، وہ ٹائم پر، 'مل' والے کم از کم یہی فریاد کرتے ہیں کہ گورنمنٹ ان سے شوگر 'پرچیز' کرے تاکہ بر وقت زمیندار کو پیسہ ملے لیکن آج کل گورنمنٹ کے بھی یہی مسئلے ہیں کہ وہ شوگر خریدتی نہیں، شوگر پینڈنگ پڑی ہوئی ہے، نہ ایکسپورٹ کی اجازت دیتے ہیں تاکہ وہ اس کو باہر لے جائیں۔ اب شوگر ملوں کے پاس اتنی چینی پڑی ہوئی ہے سر کہ وہ کیا کریں؟ تو انکے اپنے مسائل ہیں سر۔

جناب سپیکر: سٹور ہے، چینی نہیں نکل رہی ہے۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: چینی نکل نہیں رہی ہے، جیسے فرنٹیئر میں جتنی شوگر ملیں ہیں، اگر ان کو اجازت دیں کہ وہ افغانستان کو شوگر سپلائی کریں۔ ابھی ساری ملوں کے پاس۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ ہمارے صوبے میں کتنی ہیں شوگر ملز؟

جناب منور خان ایڈوکیٹ: تقریباً پانچ یا چھ ہیں۔

جناب سپیکر: پانچ چھ ہیں؟ میں غلط سمجھا۔۔۔۔۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: اور ساری شوگر ملوں کے گودام بھرے پڑے ہیں، بینکوں کا پیسہ شوگر ملوں پر ہے اور شوگر مل، چینی کدھر جائے، کدھر لے جائینگے، گورنمنٹ اس کو اجازت نہیں دیتی کہ وہ باہر لے جائیں۔ اگر افغانستان کو کم از کم یہ اجازت دیں کہ آپ یہ شوگر بھیج دیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تو لوکل مارکیٹ۔۔۔۔۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: نہیں سر، لوکل شوگر تو وافر مقدار میں پڑی ہوئی ہے، شوگر ملوں کے پاس انکے گودام بھرے پڑے ہیں سر،۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اچھا۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: اس سلسلے میں حکومت اگر کوئی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: گورنمنٹ سے بھی تھوڑا سن لیتے ہیں کہ وہ۔۔۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور {سینئر وزیر (بلدیات)}: سپیکر صاحب!

Mr. Speaker: Janab honourable Bashir Ahmad Bilour Sahib, Senior Minister for Locla Government.

سینئر وزیر (بلدیات): Thank you very much, Mr. Speaker۔ درانی صاحب چي ځنګه خبره وکړه، ډیر قابل احترام زمونږ مشر دے، دوئ خبره وکړه چي يره حکومت د خپل ډيپارټمنټس کار سيريس نه اخلي۔ زما خو خيال دے زمونږ داسي سيوا د يو منسټر صاحب نه چي هغه زمونږ هيلتهـ منسټر دے، زمونږ ورور دے هغه چرته Busy دے، هغه نه دے راغلے، زما خيال دے په ټول سيشن کښي، او دراني صاحب زما خيال دے سيشن کښي په پهلا ځل نن تشريف راوړے دے۔ مونږ دلته تاسوته چي ځنګه ايشورنس درکوؤ، هغه تاسو يو کميټي جوړه کړي ده، هغه مونږ ته هغه ليکلي راليږي، هر يو منسټرته، او هغه منسټر بيا هغي ته جواب ورکوي چي يره مونږ دا ايشورنس، په هغي باندي ايکشن اخستے دے۔ دغه شان نه ده د خدائے فضل دے دوئ خو ډير زوړ پارليمنټرين دی، زمونږ لږ ډير چرته دوه دري ځله پاتي شوی يو په اسمبلی کښي، احترام په خپل ځائے خو دوئ چي کوم وخت چيف منسټر وو، دلته به دوئ ناست وو او مونږ به خپل درخواستونه، خلقو به دوئ ته ورکول، مجبوري وی دا ايم پی اے عاجز ته موقع

ملاؤ شی چرته منسٹر نه څه کار وغیره، نو دا مونږ داسي Restrict، څنګه چي دوئ وفرمائیل، هغه Restriction دے چي ستا منسټر ته به څوک نه ځی، خپل ځائے کښي به ناست وی، خبره به اوری، خبره به کوی، که تاسو چرته په ټی وی کښي کتلی وی زمونږ پرائم منسټر هم چي چرته لاړ شی نو ټول ایم پی ایز چرته درخواستونه، نودا مجبوری وی د خلقو، په دي مونږ معذرت کوؤ ان شاءالله کوشش به کوؤ چي آئنده داسي نه وی۔ بله خبره دوئ وکړه چي شوګرمل، ډیره اسماعیل خان شوګر، زمونږه منور خان،ښه دے چي بنوں شوګر مل ته پیسي ملاؤ شوي دی او دوئ د ډیرو خبره ئے وکړه نو زه د دوئ په نالج کښي دا خبره راولم او فلور آف دی هاؤس ستاسو په وساطت، چي مونږ بله ورځ کیبنټ میټنګ کښي، زمونږ منسټر انډسټریز دا پوائنټ آؤټ کړو، سمیع الله علیزئی صاحب، چي یره بنوں شوګر ملز ته پیسي نه دی ملاؤ شوي او زمیندارانو ته ډیر تکلیف دے نو کیبنټ کښي مونږ دا ډسکس کړی وو، کمشنر ناست وو، سی ایم ورته اووئیل چي Immediately لاړ شئ او مونږ ته رپورټ وکړه، دا دوه ورځي مخکښي د کیبنټ میټنګ چي شوے وو نو ته مونږه ته رپورټ راکړه چي هغوی ته پیسي ولي نه دی ملاؤ شوي؟ اوکه هغه چینی نه خرڅیږی، چینی وربانديي خرڅه کړه او پیسي زمیندارانو له ورکړئ۔ سپیکر صاحب، بل زما وروړ خبره وکړه چي ګودامونه ډک دی، نو په دي مونږ فخر کوؤ، یو وخت داسي وو چي کوم وخت زمونږ مطلب مشرف صاحب موجود وو نو مونږ به غنم هم'امپورټ' کول او مونږ چینی به هم'امپورټ' کوله۔ نن خدائے فضل سره ستاسو زمونږ د دي حکومت دومره پالیسئ دی چي اوس مونږ غنم هم'ایکسپورټ' کوؤ او مونږ دي ځل چار لاکھ ټن چینی چي ده، هغه هم'ایکسپورټ' کوؤ نو دا خو ښه خبره دا چي دا حکومت مخکښی به'امپورټ' کول، اربونو ډالري به په'امپورټ' باندي لګولي، اوس خدائے فضل دے دا به مونږ'ایکسپورټ' کوؤ نو دا به پیسي راځی۔ ملونو والا ته هم دا څلور لکهه ټنه به ان شاءالله دي کال کښي اوس 'ایکسپورټ' کیږی نو زه تسلی ورکوم هاؤس ته چي ان شاء الله چا ته پیسي پاتي دی، هغوی ته به زه، خو نن به تپوس وکړمه جی چي کمشنر دا وئیل چي زه به ځم او دا زر تر زره به پته کوم، نه پوهیږم چي ولي نه ده کړي؟ نو اوس به ټیلیفون

کوم تپوس به کوم چي دا پیسي ولي زمیندارو ته نه دی ملاؤ شوي؟ ان شاءالله زر تر زره به ملاؤ شی۔

Mr. Speaker: Thanks, thank you ji. Kindly-----

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: نه هغه، Slip of tongue-----

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: پوائنٹ آف آرڈر، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: ثاقب اللہ خان۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ډیره مهربانی۔ جناب سپیکر!

جناب سپیکر: ثاقب اللہ خان، یو منټ لږ کښینئ، دا هاؤس لږ 'کمپلیټ' شی۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: ان معزز اراکین نے رخصت کی درخواستیں ارسال کی ہیں جن میں حاجی قلندر خان لودھی صاحب 14-05-2012، وجیہہ الزمان خان 14-05-2012، انجینئر سجاد اللہ خان 11-05-2012 تا 14-05-2012، ڈاکٹر ذاکر اللہ خان صاحب 14-05-2012، ڈاکٹر حیدر علی صاحب 14-05-2012، فضل اللہ صاحب 14-05-2012، سکندر حیات خان 14-05-2012، محمد رشاد خان 14-05-2012

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The leave is granted. Ji, Saqibullah Khan.

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ډیره مهربانی۔ جناب سپیکر صاحب، د دي اسمبلی 24th Session کښني جي ما یو کال اټینشن 'موؤ' کړے وو 708 نمبر، په هغي باندي آنریبل لاء منسټر صاحب مونږ ته ایشورنس هم را کړے وو جي او سر، دا ماته چي څومره انفارمیشن دے نو په هغي دا جي Upgradation of the post of Private Secretaries, Personal Assistant, Senior Scale Stenographers and Stenographers، دا جي د دي باره کښني Upgradation scale چي کوم سپریم کورټ آرډرز هم وو او ګیلانی صاحب بیا د هغي په رڼا کښني اناؤنسمنټ هم کړے وو جی، نو سر، زما دا دغه دے جی، ایشورنس مونږ ته ملاؤ شوے وو جی، چي دا به مونږ زرکوؤ۔ ما ته دا هم انفارمیشن دے چي دا سمری 'مؤو' شوي ده

چيف منسټر صاحب ته جی۔ پوائنټ آف آرډر باندي ځکه زه پاڅيدم سر چي بجټ سيشن نزدے دے جی، نو زمونږ ريکويسټ دا دے چي که په دي باندي دوئ چي کوم ايشورنس راکړے وو نوپکار دے چي دي بجټ کښي دا مسئله حل شی او د سپريم کورټ چي کوم آرډر دے جی، هغه Implement شی جی۔ ډيره مهرباني جی۔

جناب سپیکر: جی جناب آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

جناب عبدالستار خان: جناب سپیکر صاحب! یہ ہماری جوائنٹ ریزولیوشن تھی جو اس ہاؤس نے Adopt کی تھی پچھلے سال۔

جناب سپیکر: اچھا۔ جی آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: ہم نے تو تعمیل کی ہے جی، ان کے حکم کی اور سمری جا چکی ہے چیف منسٹر کو، ان شاء اللہ Approval بھی ہو جائے گی اور جب Approval ہو گی تو پھر Definitely وہ، اس میں بس ایک آدھ مرحلہ رہتا ہے جو فنانس ڈیپارٹمنٹ کے 'تھرو' سے Route ہونا ہے، اسکے بعد چیف منسٹر کو جائے گی تو ان شاء اللہ Hopefully اسی آنے والے بجٹ میں امید ہے کہ اس کو شامل کیا جائے گا۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ډيره مهرباني سر، تهينک يو سر، ډيره مهرباني۔

جناب سپیکر: ایک ریکویسٹ آئی ہے ساجدہ تبسم بی بی جو کہ آج ہاؤس میں موجود ہیں، ان کی والدہ فوت ہو چکی ہیں۔ جناب مفتی سید جانان صاحب سے درخواست ہے کہ ان کیلئے دعائے مغفرت کر لیں۔ مفتی جانان صاحب دعا اوکړئ ورله جی۔

(اس مرحلہ پر دعائے مغفرت کی گئی)

جناب سپیکر: شکریہ جی، مفتی جانان صاحب، شکریہ۔ دا ملک قاسم خان خټک صاحب جی۔

ملک قاسم خان خٹک: شکريه، جناب سپيکر۔ نن نه پينځه شپږ مياشتي مخکښي جی د کرک پوليس او د کوهاټ پوليس په مينځ کښي يو Mutual exchange دوئ ټرانسفرز کړی وو چي د هغي سره د محکمي کارکردګی ډيره متاثر شوه جی ځکه چي هغه خلق زمونږ د کلچر نه نه دی خبر او کوهاټ والا خلق، د کرک خلق د کوهاټ کلچر نه نه دی خبر۔ دا سي قسم ته تجربه مخکښي جی يو ځل د ډی آئی خان او د کرک په مينځ کښے شوي وه، هغه هم ناکامه شوه، د سوات او د

کوهاټ کرک په مینځ کښې شوي وه، بنوں په مینځ کښې هغه هم ناکامه شوه جی۔ زه حکومت وقت ته ریکویسټ کوم چې پلیز، د پولیس کارکردګی بهتر کولو د پاره ځکه چې زمونږ د مفرورانو د 'اینټی سوشل ایلیمنټس' هیڅ پته نشته، زه ریکویسټ کوم چې دا تبادلې د واپس شی، ډیر وخت تیر شو، حالانکه حکومت مخکښې دوئ سره دا وعده کړې وه چې دري میاشتې د پاره کوؤ خو چونکه هغه ټائم پرې تیر شو، زه ریکویسټ کوم چې دا تبادلې د واپس شی جی۔ ډیره مهربانی جی، شکریه۔

<u>جناب سپیکر:</u> دا کوم ډیپارټمنټ کښې، څه کښې وو جی؟

<u>ملک قاسم خان خٹک:</u> پولیس ډیپارټمنټ جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> تبادلې شوي دی؟

<u>ملک قاسم خان خٹک:</u> جی جی۔ ساړهې تین سو کسان د کوهاټ هنګو کرک په مینځ کښې Mutual exchange ئے کړے دے، بدل کړی ئے دی جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> دا کوهاټ والا ئے هنګو ته لیږلی دی او هنګو والا ئے کوهاټ ته رالیږلی دی؟

<u>ملک قاسم خان خٹک:</u> د کوهاټ هنګو والا ئے کرک ته لیږلی دی، د کرک والا ئے کوهاټ هنګو ته رالیږلی دی۔

<u>جناب سپیکر:</u> ودریږه مفتی صاحب هم څه وائی، جی مفتی جانان صاحب۔

<u>مفتی سید جانان:</u> دا ملک صاحب جی چې کومه خبره وکړه، دا داسې چل شوے دے، یو کیس شوے دے جی، هغې نه بعد هغه ټول چې د کرک څومره پولیس دے، دا ئے هنګو کوهاټ ته بدل کړے دے او د هنګو، د کوهاټ څومره پولیس چې دے، دا کرک ته ئے بدل کړے دے۔ دا خبره جی کوهاټ کښې د کمشنر صاحب سربراهئ کښې یوه جرګه شوي وه، ټول کوهاټ مشران ورته ورغلی وو۔ لکه دا ملک صاحب څنګه وائی، د هغه خلقو دغه استدعا وه چې مونږ ته د خپل پولیس راشی او کرک ته د خپل پولیس لاړ شی۔ که ملوث وی او مطلب دوئ دا غفلت کړے وی خو دوه څلورو افسرانو به کړے وی نو ټول مطلب دا دے دا اوس ټول کرک پولیس هنګو او ټل او کوهاټ ته راوستل او د کوهاټ او د دې ټل او د

هنگو تهول پولیس کرک ته استول، نو دا جی ډیره اهمه مسئله ده، زه خو وایم چي که تاسو مهربانی وکړئ چي لږ احکامات موجی جاری کړی وے ورباندي۔

جناب سپیکر: جی جناب آنریبل لاء منسٹر صاحب۔اچانک دغه راغے نو تاسو به تیار وئ؟

وزیر قانون: دا داسي ما سره Readily available information نشته یا د کال اټینشن راوړی یا د 'پراپر' کوئسچن وکړی نو بیا به مونږ هم مکمل تفصیلات، صحیح جواب به ورته ورکړو۔

ملک قاسم خان خټک: دوئ د دا Consider کړی، بیا به مونږ۔۔۔۔

جناب سپیکر: په Consideration کښي واخلئ، وګورئ چي څه ممکن کیدے شی، هغه وکړئ جی۔

وزیر قانون: ٹهیک شو جی۔ تابعدار جی، تابعدار۔

جناب سپیکر: دا دغه دے۔ جی بی بی، شازیه اورنګزیب۔

محترمه شازیه اورنگزیب خان: Thank you Mr. Speaker, thank you very much۔ سپیکر صاحب، دا څه Fourteen months اوشو چي دا د دي MNCH SOs دی نو د 24 District SOs دی جناب او د هغوی د 14 میاشتو نه تنخواګاني بندي دی نو تاسو سوچ وکړئ چي 24 Families دی چي They are actually and deliberately being pushed towards the wall او اوس د هیلتھ منسٹر خبره کوله، زمونږ بلور صاحب اووئیل چي جی هغه نه راځی او هغه ته څه، خبره دا ده جناب چي هغه د دي چیئر عزت نشی کولے یا د دي Responsibility نشی اوچتولے نو یا خو ډیر په طریقي باندي دا کرسئ پریږدی جی، منسټری د پریږدی ځکه چي 24 Families سره چي هغه کوم ظلم شروع کړے دے، په هغي Families کښي جی بوډاګان هم دی، د هغوی مور پلار دی، د هغوی بچی دی، د هغوی د سکول فیسونه دی، دا چي څنګه دا بلونه دی، دا ټیکسونه دی، دا مونږ عام خلقو ته دا پته خو نه لګی خو یو غریب چي کوم طبقي والا خلق دی جناب، هغوی ډیر زیات ئے 'کرش' کړی دی او زه وایم چي دي نه پس خو به Human Rights والا راپاځی او د هغوی د حق د پاره به آواز

اوچتوی، نو زه جناب تاسو ته دا ریکویسټ کومه، ستاسو چیئر ته ریکویسټ کوم جناب چي په دي باندي تاسو یو You should take a step forward او دا جی تاسو دا سټینډنګ کمیټی ته Please for God sake دا تاسو ورله ورا ولیږئ چي دي باندي هغه یو فیصله وکړی او دي Families ته د دوئ انصاف ورکړی جی او زه تاسو نه دا Expect کوم جی چي تاسو به په دي چیئر هم نن دا فیصله وکړئ جی ځکه چي ماته پته ده چي تاسو هم دي نه مخکښي ډیري ښي فیصلي کړي دی، نن هم For God sake زه تاسو ته دا ریکویسټ کومه چي د MNCH دي خلقو د پاره تاسو دا فیصله وکړئ، دا کمیټئ ته حواله کړئ۔

جناب سپیکر: ټهیک شوه جی۔ نګهت بی بی، نګهت بی بی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: هم دا خبره ده که بله ده؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: اسی کے ساتھ Related ہے جی،اسی کے ساتھ۔

جناب سپیکر: نہیں اس کا جواب ابھی۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ہیلتھ کے ساتھ Related ہے۔

جناب سپیکر: نہیں ہیلتھ کا نہیں، ابھی MNCH کا Chairman Standing Committee on Health یہ میرے خیال میں کچھ ہم نے بھیجا تھا۔ شاید کمیٹی کے ساتھ Under consideration ہے، اس پہ آپ چیئرمین صاحب! کیا بولتے ہیں؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: دي پسي جی، دي پسي به تاسو وکړئ۔

جناب جعفر شاہ: شکریه جناب سپیکر۔ بالکل جی دا په تیر سیشن کښي دا پوائنټ Raise شوے وو، بیا سټینډنګ کمیټی ته حواله شوے وو And it`s in the process, we have recommended an inquiry in that case او چي As soon as we receive the inquiry report then we will recommend something۔

جناب سپیکر: دا کوشش وکړئ چي لږ زر کښینئ جی۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: یو منٹ جی۔ چیئرمین صاحب، چې سټینډنګ کمیټۍ ته کوم څیز راشي، ریفر شي کنه نو کوشش کوئ چې څومره زر ئے دغه وکړئ چې د کمیټۍ فعالیت معلومیږي۔ نګهت بی بی، نګهت اورکزئی صاحبه۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ جناب، ہیلتھ کے بارے میں، میں ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے بارے میں یہ بات کروں گی، ہاسپٹلز کے بارے میں کہ ہمارے جو ہیلتھ منسٹر ہیں، ان کے والد صاحب بھی ہیلتھ منسٹر تھے لیکن جب کبھی بھی کوئی ایمرجنسی ہوتی تو میں نے ان کو اکثر چپل پہن کر ہاسپٹل میں آکر معائنہ کرتے ہوئے دیکھا ہے لیکن یہ ہیلتھ منسٹر جو ان کے بیٹے ہیں جو کہ نہ تو ہاؤس میں آتے ہیں، آپ اگر لیڈی ریڈنگ چلے جائیں تو جناب سپیکر صاحب، جب آپ ایمرجنسی میں خدانخواستہ اگر وہاں پہ 'انٹر' ہوتے ہیں تو وہاں پہ یعنی انسان کی وہ سانس بند ہونے لگتی ہے، ابھی پچھلے دنوں میری بہن کی طبیعت خراب تھی اور میں جب اس کو لیکر گئی تو آپ یقین کریں وہاں پہ اتنی یعنی گٹر جو ہیں، وہ بالکل کھلے ہوئے ہیں اور ہاسپٹل کی جو ایمرجنسی بنائی ہوئی ہے، اس کے سارے شیشے ٹوٹے ہوئے ہیں اور گٹر سے ساری بدبو اندر آتی ہے، مریض جو ہیں جس طریقے سے تڑپ رہے تھے کہ ہمیں خدا کیلئے جانے دو، ہم نہ انجکشن لگواتے ہیں، نہ طبی امداد لیتے ہیں، اس بدبو کے ہاتھوں ہمیں جانے دو۔ جناب سپیکر صاحب، ان ہاسپٹلز کیلئے کسی دن، میں آپ سے ریکویسٹ کرتی ہوں کہ آپ اور آپ جیسے اگر درد مند اور کوئی یہاں پہ جو منسٹرز بیٹھے ہوئے ہیں، وہ اگر یہاں کے ہسپتالوں کا دورہ کر لیں، جناب سپیکر صاحب! نہ تو 'سٹی سکین' کام کر رہی ہے، نہ ہی وہاں پہ کوئی اور ایسا ڈیپارٹمنٹ ہے، یہاں پہ میں اس حوالے سے بھی بات کروں گی کہ جناب سپیکر صاحب، ہمارا جو یہ خطہ ہے یہ دہشت گردی کی لپیٹ میں ہے، آپ نے دیکھا کہ پچھلے چار پانچ دن سے جو حادثات ہو رہے ہیں، وہاں پہ جو پولیس والے یا دوسرے جو زخمی ہوتے ہیں، وہ دہشت گرد جو نہ مسلمان ہیں، نہ ان میں انسانیت ہے اور نہ ہی وہ انسان کہلانے کے قابل ہیں، وہ تو لوگوں کو مار کے چلے جاتے ہیں لیکن جو بچ جاتے ہیں جناب سپیکر صاحب، وہ ان ہاسپٹلز والوں کے ہاتھوں جو ہیں، جن کی باقی زندگی ہوتی ہے، وہ مر جاتے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، ہم تو یہ کہتے ہیں کہ یہ منسٹر صاحب ہمارے بہت قابل احترام ہیں اور ان کے والد صاحب جو تھے تو وہ ہمارے لئے قابل احترام تھے، ان کے والد صاحب

ہیلتھ منسٹر رہ چکے ہیں، کم از کم اپنے والد صاحب کے نقش قدم پہ چلیں اور ان کی طرح اپنے اگر ہاسپٹلز کا وہ خیال رکھیں تو میرا خیال ہے ہمارا ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ بہت ٹھیک ہو جائے گا۔ تھینک یو جی۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ ان کا لیڈی ریڈنگ سے (متعلق) سوال ہے؟ نہیں ہیلتھ کا، وہ آپ کو موقع دیتے ہیں۔ اب چونکہ ہیلتھ منسٹر صاحب ہیں نہیں، یہ بشیر بلور صاحب اگر کچھ۔

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: یہ نگہت اورکزئی صاحبہ نے جو فرمایا، ان شاء اللہ وہ مجھے، اب میں کیا کہوں کہ ہم اتنی بد قسمت قوم ہیں کہ اگر ایک دو آدمی شہید ہو جاتے ہیں تو کہتے ہیں شکر ہے خدا کا کہ زیادہ نہیں ہوئے ہیں۔ یہ وہی ہسپتال ہے لیڈی ریڈنگ جہاں پہ تقریباً ڈیڑھ ڈیڑھ سو لوگ میں اپنے ہاتھوں سے وہاں ہاسپٹل لے گیا اور وہاں لوگوں کی 'ٹریٹمنٹ' ہوئی۔ اگر کہیں کوئی کمی رہ گئی ہے تو میں چیف ایگزیکٹو سے بات کر کے ان شاء اللہ وہ بھی دیکھ لیں گے کہ کیا پرابلم ہے وہاں پہ؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! نیچے جو ہے، نیچے تہہ خانے میں لوگوں کو رکھتے ہیں، وہاں کے شیشے ٹوٹے ہوئے ہیں۔ اگر یہ شیشے ہی آپ لگوادیں تو گٹر جو وہاں پہ ہے، اس کی بو اندر نہیں آئے گی۔

سینیئر وزیر (بلدیات): وہ میں کرادوں گا۔ میں خود وہاں پہ نیچے جو تہہ خانہ یہ فرماتی ہیں، میں خود بھی وہاں کئی دفعہ گیا ہوں، جہاں عموماً ہمارے جو شہید ہوتے ہیں، وہیں پہ رکھے جاتے ہیں اور پھر خاصکر کوئی زیادہ زخمی بھی ہوتے ہیں وہ بھی، اس وقت ایسے حالات پیدا ہوئے سپیکر صاحب، کہ ہم نے اس دفعہ یہاں پہ بیچ میں پردے لگا کر ایک طرف لیڈیز کو رکھا اور ایک طرف جنٹس کو رکھا، تو وہ جو صفائی کی بات ہے ان شاء اللہ کرادیں گے، جلد ہی، آج ہی میں ان سے بات کروں گا چیف ایگزیکٹیو سے، ان شاء اللہ یہ حل ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: اس کا Kindly نوٹس لے لیں، ایک تو اس Casualty کا نیا بلاک، بہت بڑا پیسہ اس پہ لگا ہے اور تکمیل کو پہنچے اسے چھ مہینے ہوئے ہیں اور Finish نہیں ہو رہا ہے۔ تو اگر اس پہ خصوصی توجہ دی جائے اور جو نئی ایمرجنسی، بہت بڑی بلڈنگ، بہت Huge building گورنمنٹ کے پیسوں سے بنی ہے، اس کو فوری چالو کرنے کی کوشش کی جائے۔ تھینک یو، جی۔

سینیئر وزیر (بلدیات): ٹھیک ہے جی، ان شاء اللہ۔

جناب سپیکر: جعفر شاہ صاحب، کئی مرتبہ آپ بھی وزٹ کر چکے ہیں، آپ کی کمیٹی بھی وہ کر رہی ہے، Kindly یہ چیزیں خود تھوڑا سا، اگر منسٹر صاحب ہمارے شہزادہ ہیں تو آپ تو میری طرح غریب آدمی ہیں، (قہقہے، تالیاں) تھوڑا آپ تو Kindly ذرا نوٹس لیا کریں۔

جناب جعفر شاہ: ٹھیک ہے سر۔

جناب سپیکر: آپ کو تو اسی لئے ہم نے 'پراپر' آدمی سمجھ کے چیئرمین بنایا ہے۔

جناب جعفر شاہ: ہم نے وزٹ بھی کیا تھا اور میڈم کو Invite بھی کیا تھا لیکن She could not come on that day, anyhow I will visit it again tomorrow with her.

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ عنایت اللہ خان جدون صاحب۔

ڈاکٹر اقبال دین: محترم سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: ودریږه ډاکټر فنا صاحب۔

جناب عنایت اللہ خان جدون: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، جس طرح سے لیڈی ریڈنگ میں، میں آپ کو دوبارہ یاد کرانا چاہتا ہوں کہ ہم پچھلے چار سال سے اس اسمبلی کے اندر آپ کے سامنے بھی اور منسٹر صاحب کے سامنے بھی روتے رہے ہیں، ایوب میڈیکل انسٹیٹیوٹ ایبٹ آباد کے حوالے سے، جناب سپیکر، اس کی جو حالت ہوئی ہے، وہ بھی آپ جاکر دیکھیں اور اگر منسٹر صاحب یہاں پر کوئی وعدہ کر کے جاتے ہیں، آپ کو یاد ہوگا کہ میں نے تین دفعہ میڈیکو لیگل وارڈ کے حوالے سے ان سے عرض کیا تھا اور ہر دفعہ انہوں نے جواب دیا تھا اس اسمبلی فلور پہ کہ Within a month یہ سارا مسئلہ حل ہو جائے گا۔ سر، چار سال گزر چکے ہیں، اس مسئلے کا کچھ پتہ نہیں چلا کہ وہ مسئلہ کیسے اور کب حل ہوگا؟ وہ اسی طرح اس کے جو حالات، ابھی بھی ایوب میڈیکل انسٹیٹیوٹ کے اگر آپ وہاں جاکر دیکھیں اور میری گزارش ہے کہ آپ کمیٹی، کیونکہ جعفر شاہ صاحب، ہم منسٹر صاحب کا پھر۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ آپ ایسا کریں یہ In writing بھیج دیں اور جعفر شاہ صاحب کو لکھیں، سٹینڈنگ کمیٹی کے چیئرمین کو لکھیں، ان شاء اللہ وہ ایکشن لے لے گا۔ یہ جاتا ہے، میں نے خود دیکھا ہے انکو، یہ کئی میٹنگز ہاسپٹل میں کر چکا ہے، تو یہ آپ Written دے دیں تو ان شاء اللہ سٹینڈنگ کمیٹی کے۔۔۔۔

جناب عنایت اللہ خان جدون: مجبوری یہ ہے جناب سپیکر، کہ منسٹر صاحب ہمیں کسی صورت نہیں ملتے ہیں، ہم ان کے دفتروں کے، گھروں کے، ہر جگہ کے چکر کاٹ چکے ہیں لیکن انکا کچھ پتہ نہیں کہ وہ کدھر ہیں؟

سینیئر وزیر (بلدیات): وہ بیمار ہیں۔

جناب عنایت اللہ خان جدون: اچھا، شاید کوئی بڑی بیماری، اللہ تعالیٰ خیر کرے۔

جناب سپیکر: اچھا، نہیں سید جعفر شاہ صاحب جو ہیں، انہوں نے۔۔۔۔۔

جناب عنایت اللہ خان جدون: وہ کئی مہینوں سے غائب ہے، انکا کچھ پتہ نہیں ہے۔ مہینوں سے غائب ہے، انکا کچھ پتہ نہیں ہے کہ وہ کدھر ہیں؟

جناب سپیکر: جی لیاقت شباب صاحب۔ لیاقت شباب صاحب کا مائیک آن کریں۔ جی۔

جناب لیاقت علی شباب (وزیر آبکاری و محاصل): سپیکر صاحب! زمونږ د دي ایوان ډیرو معززو ممبرانو چي د هیلتھ ډیپارټمنټ متعلق کومي خبري وکړي، چونکه Concerned Minister هم نشته جی او لکه انسان دے بعضي ټائم ئے طبیعت هم داسي خراب وی، څه مشین خو نه دے خو Any how لکه زه دا ګزارش کوم جی دلته کښي زمونږ ډیر مشران د دین سره تعلق لرونکی علماء صاحبان هم ناست دی، زه د یو حدیث مفهوم Quote کومه جی چي بهتان څه شے وی او غیبت څه شے وی؟ دغه مشرانو جی مونږ ته دا وئیلی دی چي۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر! مونږ بهتان نه لګوؤ، دا بهتان نه دے۔

(شور)

وزیر آبکاری و محاصل: زه صرف جی هغه Quote کومه، ما جی لږ Quote کولو ته پریږدئ جی، دا زما حق دے۔اوس لکه دوئ خبري وکړي، زمونږه هم حق دے۔

جناب سپیکر: ایک منٹ آپ بھی خیر ہے سنیں نا، آپ لوگوں نے اتنی باتیں کیں تو ایک منسٹر صاحب اگر ایک بات کر رہا ہے تو انکو سننا چاہیئے۔ اتنا 'اوپن' فلور میں آپ کو دے رہا ہوں تو جی۔۔۔۔۔

وزیر آبکاری و محاصل: دا Definition جی Definition وو جی، چي د غیبت باره کښي خبره وه چي غیبت څه ته وائی؟ غیبت هغه شی ته وائی چي د یو سړی پشی شا خبره کیږی نو وائی غیبت هغه شے دے چي یو سړی کښي هغه کمزوری وی او

ته د هغه پشی شا خبره کوي نو دا غیبت کښي راځی او بهتان دي ته وائی چي هغه کښي هغه خامی نه وی او ته پري لګوي نو دا بهتان دے او د بهتان سزا چي کومه ده، اتیا دوري وی کنه جی، (قہقہے) زما مقصد دا نه دے-----

جناب سپیکر: مفتی سید جانان صاحب!

وزیر آبکاری و محاصل: نو زما مقصد جی قطعاً دا نه دے چي مفتی صاحب د فتویٰ ورکړی خو زه دا ریکویسټ کوم خپلو معزز دوستانو ته چي دا که د دوئ څه Concerns وی هیلتھ ډیپارټمنټ سره، نو یو موقع د ورکړی چي Concerned Minister راشی، بالکل د دوئ خبري به جائز وی، Genuine به وی، مونږ ورسره اتفاق کوؤ خو هله به خبره کیږی چي Concerned Minister وی نو هغه به خپل پوزیشن کلیئر کړی۔ ډیره مننه او شکریه۔

(قہقہے)

میاں افتخار حسین وزیر (اطلاعات): جناب سپیکر! نیمي دوري د دوئ اووهی او نیمي به هغه اووهی۔

جناب سپیکر: نه، نیمي دوري دوئ اووهی او نیمي به هغه، ما خو ګوري مفتی صاحب پاڅولے وو، که خبره کوی۔ جی جعفر شاه صاحب۔

جناب جعفر شاہ: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سید رحیم: جناب سپیکر صاحب

جناب سپیکر: ودریږه جی۔سید رحیم خانه، سید رحیم خان۔ جعفرشاه صاحب! یو منټ کښینه، سید رحیم خان ډیره موده پس پاڅیدلے دے۔

جناب سید رحیم: جناب سپیکر صاحب! آنریبل منسټر صاحب دا خبره وکړه، حدیث ئے Quote کړو او هغه ئے بیان کړو چي یره چي کوم سړی په چا باندي بهتان ولګولو او هغه الزام پري ثابت نه شو نو دي سړی له اویا دوري دی، اویا دوري نه دی بلکه په شریعت کښي اتیا دوري دی۔ زما درخواست دا دے چي دے د لږه سټډی وکړی۔

ایک رکن: اتیا ئے اووئیل

جناب سید رحیم: اتیا ئے نه دی وئیلی سریه۔

وزیر اطلاعات: دا چي په حساب کتاب پوهیږی کنه جی، نو دا لس پکښي کمي دی او دا لس د دے هم شی۔

(قہقہے)

جناب سپیکر: جی ډاکټراقبال دین فنا صاحب۔ دا ګوري د سید رحیم خان د دغه لاندي که راغلي نو۔

ډاکٹر اقبال دین: ډیره شکریه، محترم سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: د حساب کتاب لاندي راغلي نو بیا به ګوري جی۔۔۔۔۔

ډاکٹر اقبال دین: محترم سپیکر صاحب! ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر اقبال دین فنا صاحب!

ډاکٹر اقبال دین: ډیره شکریه، محترم سپیکر صاحب۔ زه د حکومت توجه یو اهمي مسئلي طرف ته ګرځول غواړمه، هغه دا دي کوهاټ سائنس اینډ ټیکنالوجی یونیورسټی سټوډنټان د شعبه فارمیسی ډیپارټمنټ، هغه د تیري یو میاشتي راسي په احتجاج باندي دی او هغوی د کلاسونو بائیکاټ کړے دے۔صرف په دي وجه باندي چي د هغوی ډیپارټمنټ، فارمیسی ډیپارټمنټ تر اوسه پوري فارمیسی کونسل سره رجسټرډ نه دے۔ د هغوی Final year batch هغه په فارغیدو باندي دے او اوسه پوري یونیورسټئ د هغوی د رجسټریشن مسئله حل کړي نه ده۔ فارمیسی کونسل چي یونیورسټئ ته کوم شرائط وړاندي کړی دی چي هغي کښي د سټاف مکمل فراهمی ده، په هغي کښي یو سټینډرډ لیبارټری ده، په هغي کښي یو سټینډرډ لائبریری ده نو یونیورسټئ اوسه پوري دغه شرائط نه دی پوره کړی نو د دغه سټوډنټانو د مستقبل سوال دے۔ څو میاشتي پس به دوئ فارغ شی او دوئ سره چي کومه ډګری وی هغه به د کاغذ یو ټکړه وی۔ نه به دوئ له په هغي باندي ملازمت ملاویږی او حتیٰ چي هغه کم از کم یو میډیکل سټور هم هغوی نشی خلاصولے نو د ټولو سټوډنټانو مسئله ده نو د دي د پاره خصوصی توجه غواړو جی۔

جناب سپیکر: جی میاں صاحب! میاں نثار گل صاحب، د دي جواب تاسو ورکوئ که نه؟

میاں نثار گل کاکاخیل (وزیر جیلخانہ جات): نه جی، زه دا خبره جی، زه پرون هلته-----

جناب سپیکر: ایوب خان، ایوب خان، قاضی اسد خان، قاضی اسد صاحب، اسکا جواب ذرا ڈیپارٹمنٹ سے مانگیں آپ بھی اور ایوب خان اشاڑی صاحب، ایوب خان اشاڑی صاحب، ډیپارټمنټ نه جی۔

محترمہ مسرت شفیع ایڈوکیٹ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: ودریږه بی بی۔ میاں صاحب! جی میاں نثار گل صاحب۔

وزیر جیلخانہ جات: سپیکر صاحب، دا اقبال فنا چي کومه خبره وکړه، پرون زه د خپل، دے هم په هغي پروگرام کښي وو، د شعراء او د ادیبانو یو پروگرام وو، هغي کښي زه Chief guest وومه نو هلته هم دا قرارداد پیش شوے وو نو ما د حکومت د طرف نه هغوی ته دا تسلی ورکړي وه چي ان شاءالله تعالیٰ دا خبره به زه هلته رسومه او نن هغه دا خبره په اسمبلی کښي اوچته کړه۔ پرون 12 بجي هلته دغه شوے وو، زما د قاضی اسد صاحب نه د دي متعلق سوال وی چي څومره زر د دا متعلقه مسئله حل شی په وجه د دي چي خلقو سره پرون ما کوهاټ کښي وعده کړي وه چي ان شاءالله تعالیٰ دا مسئله به حل کوؤ او ما هغه ته وئیلی هم وو۔

جناب سپیکر: جی۔

وزیر اطلاعات: دا ډیر اهم سوالونه دي جی او دلته د ډیپارټمنټ د طرف نه چي کوم دي، نه د سوالونو جوابونه راغلی دی او نه چاته ډیوټی حواله شوي ده او دا به هم داسي تیر شی خو د دي مسئلي به څه حل راوانه ځی، نو که تاسو سبا د پاره مطلب دا دے پینډنګ کولي شئ نو دا به ډیر مناسب خبره وی۔ که فرض کړه جی، وخت وی، ځکه چي دا اهم سوالونه دی او دا هم داسي تیریږی، د دي حل لازم پکار دے۔

جناب سپیکر: سبا Prorogation راغلے دے۔

وزیر اطلاعات: جی۔

جناب سپیکر: نو سبا ته بیا نشی کیدي نو اوس بیا که۔۔۔۔

وزیراطلاعات: بیا جی یو بل کار وکړئ جی، دا خواست کوم چي هم دا سوالونه جی دي کمیټی ته حواله کړئ چي کمیټی په دي باندي د دي حل رااوباسی، لکه جی دا ډیر لازمي خبري دی۔ دا جی څه سوالونه دی او څه کال اټینشن دی۔

جناب سپیکر: نه خو زمونږ یو منسټر صاحب په موجود ګئ کښني دا شے رااوچت شوے دے نو ګورنمنټ د پاره هم مسئله جوړیږی، لږ ایکشن پري واخلئ۔۔۔۔

جناب سپیکر: پہلے ان سے جواب تو سنیں نا۔ ته هم اووایه بی بی، ته پکښني څه وائي کنه؟

محترمہ مسرت شفیع ایڈوکیٹ: لږ ټائم د اوباسی او لږ غوندي د ورسره ملاؤ شی چي د هغوی تسلی خو اوشی کنه۔

جناب سپیکر: قاضی اسد صاحب، یہ چونکہ اچانک اٹھا ہے یہ مسئلہ لیکن کافی دنوں سے یہ کہہ رہے ہیں کہ 'سٹرائیک' چل رہی ہے، آپ کے نوٹس میں ہے کوئی؟

قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): جی سر، یہ فارمیسی کونسل کے ساتھ سر Take up کیا ہوا ہے اور میں کل ان شاء اللہ تعالیٰ اس کا پتہ کرونگا کہ انہوں نے اس بارے میں فیصلہ کیا ہے کیا Shortcomings ہیں؟ وہ ان کو رجسٹرڈ کرلیں تو اگر آپ ٹائم دے دیں سر، جو سٹوڈنٹس ہیں ان کے ساتھ بھی میں ملنے کیلئے تیار ہوں، اگر بی بی ان کو لے کر آنا چاہتی ہیں تو کل آپ ان کو میرے آفس میں لے آئیں۔۔۔۔

ڈاکٹر اقبال دین: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: نہیں ممکن ہے کہ کل، اقبال دین فنا صاحب، اقبال دین فنا صاحب، اس طرف بات کریں۔ جی۔

ڈاکٹر اقبال دین: یہ ہمیں ٹائم دے دیں، وہ سٹوڈنٹس کو لے آئیں گے۔

جناب سپیکر: یہ کل بارہ بجے۔

ڈاکٹر اقبال دین: جی۔

جناب سپیکر: وہ ڈیپارٹمنٹ کو اور آپ سٹوڈنٹس کو، سارے بلا لیں۔ میاں صاحب، آپ بھی، نثار گل صاحب، یہ سارے ان کے آفس میں جائیں قاضی صاحب کے اور سٹوڈنٹس کو ساتھ لائیں تاکہ یہ ایشو Once for all decide ہو جائے۔

ڈاکٹر اقبال دین: ٹھیک ہے سپیکر صاحب، کل بارہ بجے۔

وزیر اطلاعات: دا جی سٹینڈنگ کمیٹئ ته ئے حواله کړئ۔

جناب سپیکر: هاں جی۔ دا د هیلتھ سره تعلق لری ؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: دا هائر ایجوکیشن دے جی۔

ڈاکٹر اقبال دین: د ایجوکیشن سره تعلق لری سر۔

جناب سپیکر: نه دا ایجوکیشن دے ؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، اگر اجازت دیں تو گیارہ بجے کا ٹائم رکھ لیں سر۔

جناب سپیکر: گیارہ بجے آپ اٹھتے ہیں؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: میں صبح نماز کے بعد نہیں سوتا ہوں سر۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: میں تو دو بجے کے بعد آپ کو پاتا ہوں۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، اصل میں بات یہ ہے کہ آپ ذرا صحیح طرح پتہ نہیں کرتے نا، سر میرا۔۔۔۔

جناب سپیکر: جاوید عباسی صاحب۔ محمد جاوید عباسی صاحب، آپ کی ایک ایڈجرنمنٹ موشن ہے لیکن ادھر ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے جواب آیا ہے اور آنریبل منسٹر بھی نہیں ہیں، یہ ایک پرانا ایشو چل رہا ہے، کیا کریں اسکو؟

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، مجھے Kindly اگر ایک منٹ کی اجازت دیں، آج ویسے آپ کی فراخ دلی، الحمد للہ ہمیشہ کی طرح رہی ہے۔

تحریک التواء

Mr. Speaker: Ji, please move, please move the adjournment motion, please.

جناب محمد جاوید عباسی: اس سے پہلے جناب سپیکر، میں صرف اتنی ریکویسٹ کروں کہ آج آپ نے چونکہ خود بھی کہہ دیا ہے کہ شاید آج آخری دن ہے اجلاس کا، پھر شاید بجٹ کا جو سیشن ہوگا، اس میں بھی نہ آپ Take up کر سکیں گے، یہ بڑا 'سیریس' مسئلہ ہے، کئی دفعہ ہم اس کو-----

جناب سپیکر: آپ اسکو-----

جناب محمد جاوید عباسی: نہیں سر، مجھے یقین ہے کہ پھر یہ کہیں گے کہ جناب اس پہ آجائیں تو میں کہونگا کہ صاحب، آج مہربانی کرکے اس پر ہماری ڈسکشن ہو جائے، جو بھی ہمیں جواب دینا ہے تاکہ پھر اگر یہ چلا گیا جناب سپیکر، پھر وہ مہینے بعد چلا جائے گا۔

جناب سپیکر: آپ پہلے 'موؤ' تو کریں نا، آپ نے 'موؤ' نہیں کیا ہے۔

جناب محمد جاوید عباسی: اسی لئے میں کہہ رہا ہوں تاکہ آج اس کیلئے ہو جائے۔ جناب سپیکر! اسمبلی کی معمول کی کارروائی روک کر ایک اہم مسئلے پر بحث کی اجازت دی جائے، وہ یہ کہ 2005 کے شدید اور قیامت خیز زلزلے سے ہزارہ ڈویژن کے تمام اضلاع بری طرح متاثر ہوئے تھے جو کہ پاکستان کی تاریخ میں شدید ترین زلزلہ ہونے کی وجہ سے ہزاروں لوگ صفحہ ہستی سے مٹ گئے تھے بلکہ وہاں پر سکول، کالج، سڑکیں اور ہسپتال کھنڈرات بن گئے تھے اور اس مصیبت کی گھڑی میں دنیا بھر کے لوگوں نے دل کھول کر حکومت پاکستان کی مدد کی تھی۔ اس کے نتیجے میں وفاقی اور صوبائی حکومت نے ERRA اور PERRA کے ادارے بنائے تھے جن کو اس تباہ شدہ انفراسٹرکچر کو دوبارہ بحال کرنے اور متاثرہ لوگوں کو فوری طور پر امداد فراہم کرنے کی ذمہ داری سونپی تھی لیکن بدقسمتی سے یہ ادارے سات سال گزرنے کے باوجود کسی ایک کام کو بھی مکمل کرنے میں کامیاب نہیں ہوئے اور اس متاثرہ اور بدقسمت علاقے کے بچے گزشتہ چھ سالوں سے کھلے آسمان تلے تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ یہی حال زلزلہ زدہ علاقے میں سڑکوں، پانی اور صحت کی سکیموں کا بھی ہے۔ میں نے کئی دفعہ جناب سپیکر، اس ایوان کی توجہ مذکورہ مسئلے کی طرف دلائی ہے اور ہر دفعہ مجھے یقین دہانی کرائی گئی کہ صوبائی حکومت وفاقی حکومت سے رابطہ کرکے اس مقصد کیلئے فنڈز ریلیز کروائے گی۔ جو کام تا حال ہوا ہے، اسمیں ٹھیکیداروں کے 15 ارب روپے جناب سپیکر، جناب سپیکر، 15 ارب روپے تک کے بقایاجات ہیں۔ وہ عطیات جو کہ اس بدقسمت علاقے پر خرچ کرنا تھے، وہ عطیات یہاں سے ٹرانسفر کرکے وفاقی حکومت اپنی مرضی کے علاقوں میں خرچ کر رہی ہے جناب سپیکر۔ جناب سپیکر!-----

سینیئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر، اس کو بھی ڈسکشن کیلئے لے لیں۔

جناب محمد جاوید عباسی: آج بہت مہربانی بلور صاحب کی، بہت شکریہ بلور صاحب آپکا، مجھے یقین ہے کہ وہ آج کہیں گے کہ آج ہی ہو جائے، بلور صاحب! یہ بھی کہہ دیں کہ جناب آپ تھوڑا وقت لے لیں سر۔ دس منٹ آج یہ ڈسکشن ہو جائے تاکہ ہمیں پتہ چل جائے کہ اس بدقسمت علاقے کی طرف کسی کی توجہ ہے کہ نہیں ہے؟ اور وہ پیسہ جو ہمارا پیسہ تھا، وہ مرکزی حکومت اٹھا کر لے گئی ہے جناب سپیکر، ڈاکہ ڈالا ہے مرکزی حکومت نے جناب سپیکر، آج ڈسکشن کیلئے جناب مہربانی کر کے۔۔۔۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: جی بشیر بلور صاحب۔

سینیئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر، اسکو لیا جائے، اسکو ڈسکشن کیلئے Accept کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی بشیر بلور صاحب۔

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب! میں شکر گزار ہوں آپکا۔

جناب سپیکر: 'پروسیجر'، 'پروسیجر' پہ چلیں گے نا۔ 'پروسیجر' یہی ہے کہ گورنمنٹ جواب دے رہی ہے۔

سینیئر وزیر (بلدیات): عباسی صاحب نے ایڈجرنمنٹ موشن پیش کی ہے، پوری تفصیل سے بات کی ہے، گورنمنٹ اسکو Accept کرتی ہے ڈسکشن کیلئے، بس بات ختم ہوئی۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the adjournment motion, moved by the honorable Member, may be admitted for detail discussion? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say' No.'

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The adjournment motion is admitted for detail discussion.

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر! اگر مجھے بات کرنے کی اجازت دے دیں اور اس پر ڈسکشن کریں۔

جناب سپیکر: ابھی، ابھی تھوڑا صبر کریں، یہ دیکھو نماز کا وقت بھی قضاء ہو رہا ہے اور بزنس بھی بہت ہے۔

توجہ دلاؤ نوٹس

Mr. Speaker: 'Call Attention Notices': Noor Sahar Bibi, to please move her call attention notice No. 725.

محترمہ نور سحر: سر، منسٹر صاحب نہیں ہیں تو اس لئے اسکا کوئی فائدہ نہیں ہے، تو جس دن ہونگے تو اس کو رکھیں۔

Mr. Speaker: Okay, this is kept pending.

محترمہ نور سحر: سر، اس موقع پر ایک بات کرنا چاہتی ہوں۔

Mr. Speaker: This is kept pending. Hafiz Akthar Ali Sahib, Hafiz Akthar Ali, not present, it lapses.

محترمہ نور سحر: پوائنٹ آف آرڈر، سر۔

جناب سپیکر: بی بی، آپ نے پورا ٹائم لیا ہے۔

مسودہ قانون بابت جامعہ ہری پور مجریہ 2012 کا واپس لیا جانا

Mr. Speaker: Honorable Minister for Higher Education, Khyber Pakhtunkhwa, to please move for withdrawal of the University of Haripur Bill, 2012, under rule 107 of the Rules of Procedure, 1988.

Qazi Muhammad Assad Khan (Minister for Higher Education): Thank you, Sir. Mr. Speaker, I beg to move under sub rule (1) of rule 107 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, that the leave may be granted to withdraw the University of Hairpur Bill, 2012.

Mr. Speaker: The motion before the House is that leave may be granted to the honorable Minister to withdraw the University of Hairpur Bill, 2012, under rule 107 of the Rules of Procedure, 1988? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The leave is granted and the Bill stands withdrawn.

مسودہ قانون بابت باچاخان یونیورسٹی چارسدہ مجریہ 2012 کا واپس لیا جانا

Mr. Speaker: Honorable Minister for Higher Education, Khyber Pakhtunkhwa, to please move for withdrawal of Bacha Khan University Charsadda Bill, 2012, under rule 107, of the Rules of Procedure, 1988.

Minister for Higher Education: Thank you, Sir. I beg to move under sub rule (1) of rule 107 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988,

that leave may be granted to withdraw the Bacha Khan University, Charsadda Bill, 2012.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the leave may be granted to the honorable Minister for Higher Education to withdraw the Bacha Khan University, Charsadda Bill, 2012, under rule 107 of the Rules of Procedure, 1988? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The leave is granted and the Bill stands withdrawn. “In exercise of the powers conferred by Clause (b) of Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I, Barrister Syed Masood Kausar, Governor of the Khyber Pakhtunkhwa, do hereby order that the Provincial Assembly shall, on completion of its business fixed for the day, stand prorogued on Monday, 14th May 2012, till such date as may hereafter be fixed”.

اس فرمان کی روسے میں اجلاس کو غیر معینہ مدت کیلئے ملتوی کرتا ہوں۔ Thank you very much

---

(اسمبلی کا اجلاس غیر معینہ مدت تک کیلئے ملتوی ہوگیا)